اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے
میں غلط فہمیوں کا ازالہ کر دینے والی ایک لاجواب تحریر

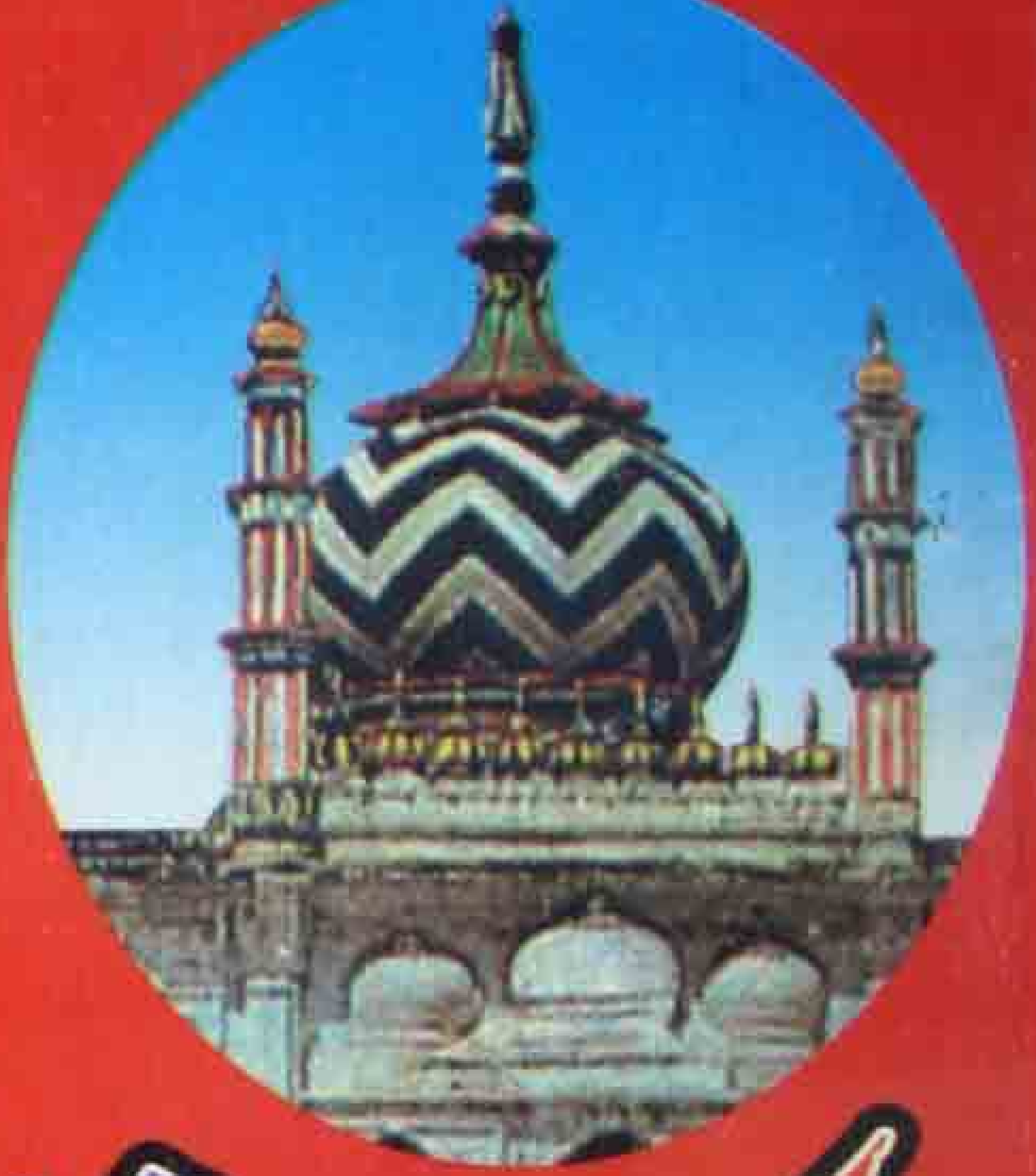

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

ایک مظلوم مفکر

مصنفہ
علامہ عبدالستار ہمدانی (انڈیا)

ترتیبِ نو
علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری

ناشر مکتبہ اعلیٰ حضرت مزنگ لاہور

اعلیٰحضرت شاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے
میں غلط فہمیوں کا ازالہ کر دینے والی ایک لاجواب تحریر

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

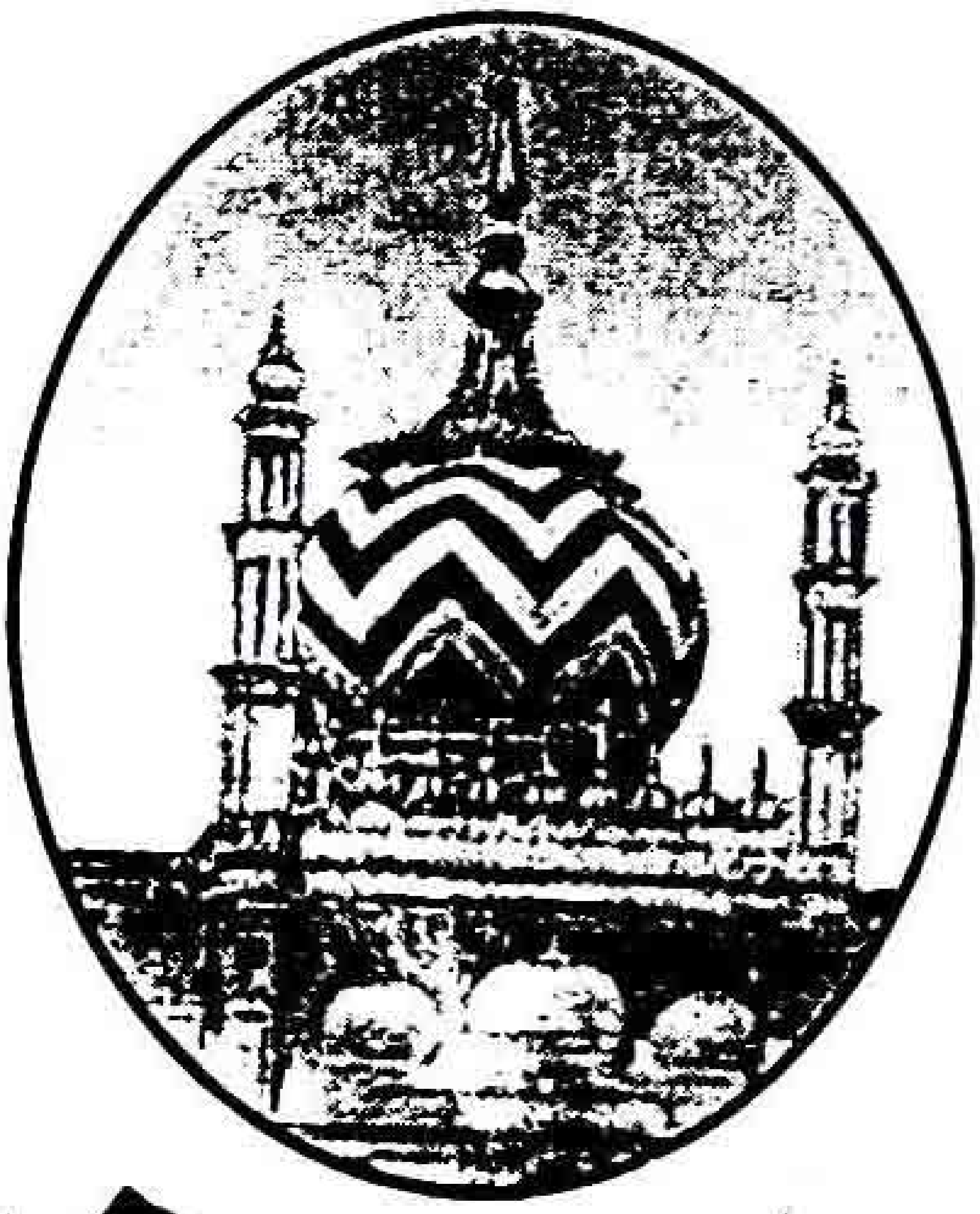

ایک مظلوم مفکر

مصنفہ

علامہ عبد الستّار ہمدانی (انڈیا)

ترتیبِ نو

علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری

ناشر مکتبہ اعلیٰ حضرت مزنگ لاہور

marfat.com

786
92

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ الک واصحابک یا حبیب اللہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ———— امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر

مولف ———— علامہ عبدالستار ہمدانی (انڈیا)

ترتیب نو ———— علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری

سن اشاعت ———— دسمبر 1999ء

صفحات ———— 80

ہدیہ ———— -/37 روپے

ناشر

مکتبہ اعلیٰحضرت سرائے مغل جنازہ گاہ مزنگ لاہور

marfat.com

پہلے اسے پڑھئے

بقلم : علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری

اعلیٰحضرت، امام اہلسنت، مجددِ دین وملت، پروانۂ شمعِ رسالت، عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی رضی اللہ عنہ کا اسمِ گرامی "دین ومسلک سے تعلق رکھنے والوں کے لئے" کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ لیکن کثیر مسلمان (خصوصاً نئی نسل) ایسے بھی ہیں کہ جو "دین ومسلک سے کم رغبت اور دنیاوی امور میں دلچسپی زیادہ رکھنے کے باعث، آپ کی شخصیت کے کارناموں سے یکسر غافل ہیں۔ یہ دعویٰ درست ہے یا نہیں؟ اگر جاننا چاہیں تو نمازِ جمعہ کے بعد "مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام" پڑھنے والوں سے سوال کر کے دیکھئے کہ "یہ پڑھا جانے والا سلام کس کا لکھا ہوا ہے اور اس شخص کی سیرت اور علمی کارناموں کے بارے میں آپ کتنا جانتے ہیں؟" ان شاء اللہ عزوجل مذکورہ سوال کا جواب فوراً حاصل ہو جائے گا۔

عوام اہلسنت کی اسی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، دشمنانِ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کو ان کی شخصیت وکردار مسخ کر کے پیش کرنے کا آسانی موقع میسر آ گیا اور انہوں نے آپ کے تمام کارناموں پر پردہ ڈال کر، معاذ اللہ مشرک، بدعتی، متعصب، متشدد، کفر کے فتوے صادر کرنے کی مشین اور نہ معلوم کون کون سے غلط اور جھوٹے الزامات لگا کر آپ کا نام بدنام کرنے کی ناپاک کوششیں شروع کر دیں۔ نتیجتاً ایسے کثیر سادہ لوح مسلمان جو اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے بارے میں بنیادی واقفیت بھی نہ رکھتے تھے، صرف یک طرفہ کلام سن کر بدگمانی جیسے حرام فعل میں مبتلاء ہوتے چلے گئے اور ان کے ذہنوں میں آپ کے بارے میں منفی وغلط تصورات نے جڑ پکڑ لی۔

ایسی صورتِ حال میں اس امر کی سخت ضرورت تھی کہ آقائے نعمت رضی اللہ عنہ کی سیرتِ پاکیزہ اور علمی کارناموں کو عوام کے سامنے بالتفصیل اور زیادہ سے زیادہ پیش کیا جائے تاکہ بدگمان حضرات توبہ کرنے اور ناواقف مسلمان، دشمنوں کے چنگل میں پھنسنے سے محفوظ رہنے میں کامیاب ہو جائیں۔ نیز گستاخانِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اصل چہرہ دکھانا، ان کے سیاہ کارناموں سے پردہ اٹھانا اور "ہمارے اور ان کے درمیان اختلاف کے اصل سبب کی نشاندہی کرنا" بھی بے حد ضروری تھا۔

دیگر "مسلکِ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ سے مخلص علماءِ اہلسنت کی مثل، عاشقِ اعلیٰحضرت جناب حضرت علامہ مولانا عبد الستار ہمدانی مد ظلہ العالی" نے بھی مذکورہ بالا امور پر توجہ فرما کر ایک کتاب مرتب فرمائی جس کا نام "امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر" رکھا۔ اس کتابِ لاجواب میں اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کا تعارف، نثری صورت میں آپ کے مناقب، علمی کارنامے، مسئلہ تکفیر میں آپ کی احتیاط پسندی اور الزامات سے برأت کا ثبوت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ بدمذہبوں کا

marfat.com

سیاہ تعارف، ان کے ناپاک کارنامے اور "اہلسنت اور ان کے درمیان" اختلاف کا اصل سبب بھی بیان کیا گیا ہے۔

بلا مبالغہ اس کتاب کا ایک ایک جملہ بلکہ ہر لفظ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن "طبائع کی دینی کتابوں کے مطالعے سے بے رغبتی" کو محسوس کرتے ہوئے مکتبۂ اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ نے مذکورہ کتاب میں سے چند اقتباسات کا انتخاب کر کے ایک رسالے کی شکل میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے تاکہ "ضخامتِ کتاب کو پیش نظر رکھ کر مطالعہ فرمانے والے قارئین" بھی کتابِ ھذا کی برکات سے محروم نہ رہیں، امید ہے کہ "ادارے کی اس مخلصانہ کوشش کو "خدمتِ دین کے جذبے پر محمول کر کے" تحسین بھری نگاہوں سے دیکھا جائے گا۔

زیرِ مطالعہ رسالہ، درج ذیل امور پر مشتمل ہے۔

(1) "سب سے پہلے نثری شکل میں اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ کے مناقب، بہترین ترین الفاظ اور ایسی سلاست وروانی کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں کہ ان شاء اللہ عزوجل ہر قاری کی زبان پر بے اختیار تعریفی کلمات جاری ہو جائیں گے۔

(2) پھر آپ کے خلاف کی جانے والی سازشوں کا ذکر ہے۔

(3) پھر آپ کی مخالفت میں شدت کی وجہ سے اور ان فتنوں کا ذکر ہے کہ جن کا آپ نے اکیلے قلع قمع فرمایا۔

(4) پھر آپ پر لگائے گئے الزامات، بدمذہبوں کے ساتھ اختلاف کی وجہ، ان کا تعارف اور سیاہ کارنامے بیان کئے گئے ہیں۔

(5) پھر آپ پر لگائے گئے جھوٹے اور من گھڑت الزامات کا ردِ بلیغ کیا گیا ہے۔

(6) پھر "آپ پر لگائے گئے الزامات کا رد کرنے میں کوتاہی برتنے پر "اپنوں" سے "جائز شکوہ" کیا گیا ہے۔

(7) پھر فتویٰ دینے کا حکم کفر لگانے میں آپ کی شانِ احتیاط کا بیان ہے۔"

ادارے کی جانب سے مندرجہ ذیل اضافہ کیا گیا ہے۔

مدینہ :- (i) جہاں عربی عبارات پر اعراب نہ تھے، وہاں اعراب لگادیئے گئے ہیں، نیز ان کا ترجمہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔

(ii) تقریباً ہر مشکل لفظ کا آسان معنی رسالے کے آخر میں لکھ دیا ہے، درمیان میں لکھنا "سلاست وروانی کے فوت ہو جانے کے خوف کے باعث" مناسب معلوم نہ ہوا۔

(iii) آیات کا ترجمہ مع حوالہ ہر صفحے کے نیچے حاشیہ میں لکھ دیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مصنف وادارے کی اس سعی احسن کو شرفِ قبولیت عطا فرما کر سب کے لئے باعثِ نجات بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

marfat.com

امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر

امام احمد رضا ایک مظلوم مفکر...... ایک وسیع النظر مدبر[1] ...... عشقِ رسولِ
ام ﷺ کا پیکر...... اپنے وقت کا ممتاز فقیہہ...... علم و عرفان کا بہتا سمندر...... جس
نے دنیا کو عشقِ مصطفیٰ کا پیغام دیا۔ کفر و ارتداد[2] والحاد[3] سے امتِ مسلمہ کو بچایا۔ ایمان
روشنی دی...... کفر کی ظلمت کو چھانٹا...... بے دینی کا پردہ چاک کیا...... صراطِ مستقیم
امتِ رسول کو گامزن کیا...... عظمتِ رسول کے لئے اپنا سب کچھ داؤ پر لگایا۔ ناموسِ
سالت کی حفاظت کے لئے اس نے اپنی جان تک کی پرواہ نہیں کی۔ ربِ کائنات کی
شان میں توہین آمیز کلمات کہنے اور لکھنے والوں کو اس نے اپنی جلالتِ[4] علم کے نیزے
کی نوک سے ساکت کر دیا۔ رسولِ اقدس ﷺ کی جناب میں گستاخانہ لب کشائی کی
جرأت کرنے والوں کی زبانیں اس نے اپنے قلم کی تلوار سے کاٹ کر پھینک دیں۔
محبانِ رسول و عاشقانِ رسول ﷺ کے قدموں تلے اس نے اپنا دل بچھونے کی شکل
میں بچھایا۔ آلِ رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اس نے اپنا عمامہ برسرِ عام
اس کے قدموں پر رکھا اور اس کی پالکی کا بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھایا۔

جس کی آنکھیں گنبدِ خضرا کا نظارہ کرنے کیلئے ہمیشہ بیتاب رہتی تھیں۔ جس کا
سراپا یادِ محبوب میں بے قرار تھا...... جس کا وجود لقاءِ محبوب کی تڑپ میں گم تھا......
اپنے آقا کے وفاداروں کے لئے وہ پھول سے بھی زیادہ نرم اور شہد سے بھی زیادہ شیریں
تھا۔ آقا و مولیٰ کے گستاخوں کے لئے وہ لوہے سے زیادہ سخت اور آگ سے بھی زیادہ گرم
تھا۔ وہ بارگاہِ رسالت کے دشمنوں پر قہرِ الٰہی کی بجلی بن کر ٹوٹ پڑتا تھا۔ خداداد
صلاحیتوں نے اسے ہمیشہ غالب و فتح مند بنایا۔ مخالفین کو بھی جس کی صلاحیتوں کا لوہا ماننا

marfat.com

پڑا۔ جس کے قلم کی نوک سے نکلی ہوئی ہر بات بلکہ ہر لفظ ایسا جامع، مانع اور مؤثر تھا کہ جس کا رد کرنا محال تھا۔ جس کے قاہر[5] دلائل و شواہد پہاڑ سے بھی زیادہ اٹل تھے جو ٹالے نہ ٹل سکتے تھے۔ دلائل کے میدان کا وہ شہسوار تھا۔ قلم کا وہ دھنی[6] تھا۔ نفاذِ[7] دلائل، سرعتِ[8] کتابت، زورِ بیان، طرزِ تحریر، اثباتِ دعویٰ، اظہارِ حق، ابطالِ باطل[9]، دفاعِ حق، فصاحت و بلاغت، علم و ادب، فضل و دانش، وضاحت و تشریح، تفتیشِ[10] رموز، انسدادِ[11] ضرر، اجتہاد[12] و استنباط، تحقیق و[13] تدقیق، خطابت و کلام، ذہانت و فقاہت، استعداد[14] و جلالتِ علم، شعر و سخن، فن و حکمت وغیرہ میں وہ اپنی مثال آپ تھا۔ اس کا کوئی مدمقابل نہ تھا۔ کوئی برابری کا نہ تھا۔ بلکہ اپنے عصر کے بڑے بڑے دانشورانِ علم و فن اس کے سامنے طفلِ مکتب[15] کی بھی حیثیت نہ رکھتے تھے۔ جس کا علم سب پر بھاری تھا...... جس کے براہین[16] و دلائل کوہِ آہن[17] کے مانند تھے...... جس کے دریائے علم کی گہرائی کو ناپنا مشکل تھا، جس کے علم و فن کی رفعت و بلندی پانا مشکل و دشوار تھا۔ وہ علمِ لدنی[18] کا حامل تھا...... عطائے خداوندی کا جس پر کرم تھا...... فضلِ رسول کا جس پر سایہ تھا...... وہ فقیہہ تھا...... عالم تھا...... حافظ تھا...... قاری تھا...... مفتی تھا...... محدث تھا...... مجتہد تھا...... مستنبط تھا...... مفسر تھا...... مناظر تھا...... مصنف تھا...... مجدد تھا...... ماہر فن تھا...... ادیب تھا...... شاعر تھا...... معلمِ علماء تھا...... ہادیِ امت تھا...... مفکرِ ملت تھا...... مدبر تھا...... اسلامی علوم اس کی گھٹی میں پلائے اور سکھائے گئے تھے۔ دنیوی علوم جس کو عطا کیے گئے تھے...... علومِ جدیدہ میں

marfat.com

اس کی مہارت مسلّم[19] تھی...... جس نے کئی تشنہ[20] ہائے علم کو جامِ شیریں سے تسکین دی...... فتنوں کی آندھیوں کے سامنے مستحکم[21] قلعہ کی حیثیت سے قائم رہا...... جس نے الزامات وافترائات[22] کے زہریلے تیر اپنے سینے پر جھیلے...... لیکن امتِ مسلمہ کو عشقِ رسول ﷺ کے شاداب[23] اور مہکتے پھول دیئے۔ تاریک دلوں میں شمعِ عشقِ رسالت روشن کی...... محبتِ رسول ﷺ ہی اصلِ ایمان اور جانِ ایمان ہے۔ یہ پیغام دنیا کو دیا۔ رسول ﷺ کے وفاداروں سے دوستی اور رسول ﷺ کے گستاخوں سے عداوت و نفرت کا درس دیا۔ خدائے تعالیٰ کی توحید و تقدیس اور خدا کے محبوب کی عظمت پر کئے جانے والے ہر حملے کا دندان[24] شکن جواب دیا۔ آیاتِ قرآنی میں تحریف[25] اور غلط تاویل[26] کرنے والوں کو جس نے ساکت کر دیا۔ اسلامی اصول و قوانین میں ترمیم کرنے کی جرأت کرنے والے تمام عناصر کو اس نے مبہوت و مغلوب کر دیا۔ بیانِ رفعتِ شانِ جانِ ایمان رسول ﷺ کے لئے اس نے علم و عرفان کے دریا بہا دیئے۔ جس نے ملت کو قرآن کا صحیح فہم[27] دیا...... حدیث کا صحیح مفہوم سمجھایا...... قول و فعلِ اصحابِ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا حقیقی پس منظر بتایا...... اقوال و ارشاداتِ مجتہدین کی صحیح تشریح بتائی...... اسلام کا صحیح نظریہ باور[28] کرایا...... فقہ و اصول کے رموز[29] و جزئیات[30] کی عقدہ[31] کشائی کی...... دین کا محافظ...... ملت کا محسن...... مگر تواضع و انکساری کا پیکرِ جمیل...... حلم و ضبط کا پاسدار...... امت کا پاسبان...... مومنوں کا نگہبان...... ہر فن اور ہر علم میں بے مثال...... صاحبِ تصانیفِ کثیرہ...... زہد و تقویٰ کا نمونہ...... اتباعِ شریعت و پرہیزگاری میں اپنی مثال خود آپ......

marfat.com

فرائض و واجبات کی ادائیگی کا سخت پابند...... سنت و مستحب کا دلدادہ...... اخلاصِ نیتِ خیر کا بے داغ آفتاب...... **اِسْتِقْلَالٌ فِي الدِّيْن**[32] میں کوہ ہمالیہ[33] سے بھی بڑھ کر...... **اَلْحُبُّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰه**[34] کی زندہ تصویر...... وقت آشنا[35] ...... دور رس[36] نگاہ رکھنے والا...... حالات و حوادثات کے اثرات سے باخبر...... دشمنوں کے ہر حال سے واقف...... پرکھنے میں ماہر...... مذہب کے نام پر شکم پروری کرنے والے عناصر کو ایک نظر میں پہچاننے والا...... گمراہ کن اور دھوکے بازوں کے ہتھکنڈوں سے ہوشیار...... حق گوئی میں بے خوف مجاہد' بہادر سپاہی' دلیر' نڈر' کفن بردوش[37]' دین کے معاملے میں کسی کی بھی پرواہ کرنے سے دور...... دنیوی جاہ و جلال کا بھی لحاظ نہ کرے...... جس کی زندگی کا مقصد صرف اور صرف تعظیمِ رسول ﷺ...... جس کی زندگی کا ہر پل دینِ متین کی بے لوث خدمت میں صرف ہو...... جو اپنے آقا و مولیٰ کی عظمت بیان کرنے کیلئے ہر لمحہ مستعد[38] ہو...... جس کی زندگی کا ئر ور تعظیمِ رسول ﷺ...... جس کے دل کا قرار نعتِ رسول ﷺ...... جس کے وجود کا ہر رونگٹا محوِ ثنائے رسول ﷺ...... رسول اقدس ﷺ کے ساتھ والہانہ محبت کا یہ عالم کہ ذاتِ رسول ﷺ اور فرمانِ رسول ﷺ کے مقابلے میں اس نے اپنے اور پرائے کسی کا بھی لحاظ نہیں کیا۔ آقا و مولیٰ کے مرتبۂ عظمیٰ کے شایان شان نہ ہو ایسا ایک جملہ تو در کنار بلکہ ایک لفظ بھی کسی نے کہا یا لکھا' تو وہ عاشقِ صادق اس کی تردید و تعاقب کیلئے اٹھ کھڑا ہوا۔ یا کسی نے شریعتِ مطہرہ کے خلاف کسی فعل کا ارتکاب کیا...... حق گو مجاہد نے **بِلَا خَوْفِ لَوْمَةِ لَائِم** (حاشیہ ا) اس کے خلاف

ا۔ (ترجمہ) ملامت کرنے والے کی ملامت کے خوف کے بغیر

marfat.com

صدائے حق بلند کی۔ اس حق گوئی کا فریضہ انجام دیتے وقت اس نے یہ نہ دیکھا کہ سامنے کون ہے ؟ اپنا ہے یا پرایا ؟ بلکہ صرف شریعت کا ہی لحاظ کیا۔

یہی وجہ ہے کہ اس جلیل القدر فقیہہ نے بہت سے گروہوں کی دشمنی مول لی۔ لیکن وہ ایسے دشمنوں سے بے پرواہ اور بے نیاز تھا' کسی بڑے سے بڑے کو خاطر میں نہ لایا...... اسے ضرورت بھی کیا تھی کسی کو خاطر میں لانے کی کیونکہ وہ عاشق رسول ﷺ تھا...... محبِ رسول ﷺ تھا...... فدائے رسول ﷺ تھا...... گدائے رسول ﷺ تھا...... رضاجوئے رسول ﷺ تھا...... فنا فی الرسول ﷺ تھا معینِ [40] دینِ رسول ﷺ تھا...... محافظِ ایمانِ امتِ رسول ﷺ تھا۔ وہ کسی سے ڈرتا نہیں تھا۔ کسی سے مرعوب نہیں ہوتا تھا۔ کسی دنیاوی صلے کا متمنی [41] نہیں تھا۔ کسی کا آرزومند نہیں تھا۔ دنیا کی طمع [42] اسے پگھلا نہیں سکتی تھی۔ دنیوی حب و جاہ کی اس کے دل میں ذرہ برابر بھی وقعت نہ تھی۔ مالِ دنیا کی حرص...... ذاتی بلندی رتبہ خواہشِ عہدہ واقتدار و حکومت...... حصولِ جائیداد...... وغیرہ سے وہ منہ پھیر چکا تھا۔ وہ دینِ اسلام کا سچا خادم تھا۔ ملت کا صحیح رہنما تھا۔ اس نے ہر نازک موڑ پر ملت کی رہنمائی کی۔ ملت کو گمراہ ہونے سے بچایا۔ مہلک [43] راہ پر چلنے سے روکا۔ آفتاب رشد و ہدایت بن کر ملت کو راہِ ہدایت دکھائی۔ قوم کو حق گوئی کا جوہر عطا کیا۔ سربلند اور سرخرو ہو کر جینے کا سلیقہ دیا۔ اسلام کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنہ سے ٹکرانے کا جذبہ دیا۔ انجام سے بے پرواہ ہو کر دشمنانِ رسول ﷺ کے سامنے اٹھ کھڑے ہونے کا ولولہ دیا۔ یقین محکم [44] اور عملِ پیہم [45] رکھنے کا طریقہ سکھایا۔ دلوں میں عظمت مصطفیٰ کی روشنی بھر

marfat.com

دی۔ آنکھوں میں دیارِ حبیب ﷺ کا جلوہ سمو دیا۔ اس کے علم کا لوہا غیروں نے بھی مانا۔ اس کی فقہی بصیرت سب نے تسلیم کی۔ عرب و عجم کے علماء میں مقبول ہوا۔ مرجعِ علماء بنا۔ مجدد[46] کے عظیم مرتبہ پر فائز ہوا۔ اپنے علم پر فخر کرنے والے بڑے بڑوں کو لاجواب کر دیا۔ وہ کبھی لاجواب نہیں ہوا۔ اس کے سامنے سب جواب دے چکے کیونکہ اس کا کوئی جواب نہیں تھا۔ ہزاروں کتب و فتاویٰ کا مصنف...... ایک سو سے زیادہ فنون کا ماہر...... جس نے ہر فن کے ماہرین کو سرِ تسلیم خم کرنے پر مجبور کر دیا۔ "**ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ**(حاشیہ ۱)" کا مظہر...... جو سراپا "**اُولٰئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْاِيْمَانَ**(حاشیہ ۲)" کا مظہر...... "**وَاَيَّدَهُمْ بِرُوحٍ مِنْهُ**(حاشیہ ۳)" سے فیضیاب...... "**حِزْبُ اللّٰهِ**(حاشیہ ۴)" کا مجاہدِ اعظم۔ "**هُمُ الْفَآئِزُوْنَ**(حاشیہ ۵)" کی بشارت سے سرخرو...... حق گوئی کے میدان میں "**وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ**(حاشیہ ۶)" کے تحت ہر موڑ پر امتحان دیتا ہوا...... "**وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ**(حاشیہ ۷)" کے صدقے میں ہر محاذ پر کامیاب ہوتا ہوا۔ "**اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا**(حاشیہ ۸)" پر کامل عمل کرتے ہوئے خشیتِ الٰہی سے کانپتا ہوا...... "**اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ**(حاشیہ ۹)" سے مستفید[47] و مستفیض[48] ہو کر تقویٰ اور پرہیزگاری کا اسوۂ حسنہ[49]...... "**حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ**(حاشیہ ۱۰)"

---

(۱) یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہے دے (پ27 الحدید 21) (۲) یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا (پ28 الحشر 22) (۳) اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی (پ28 الحشر 22) (۴) اللہ کی جماعت (پ28 الحشر 22) (۵) وہی مراد کو پہنچے (پ10 التوبہ 20) (۶) اور ان کی آزمائش نہ ہو گی (پ20 العنکبوت 2) (۷) اور تم ہی غالب آؤ گے اگر ایمان رکھتے ہو (پ4 ال عمران 139) (۸) اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں (پ22 فاطر 28) (۹) بے شک اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے (پ26 الحجرات 13) (۱۰) یہاں تک کہ میں اسے سب سے زیادہ محبوب ہو جاؤں۔ (مشکوٰۃ)

marfat.com

نے جذبۂ محبت اخذ کر کے "اَلَا لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَّامَحَبَّتَ لَهٗ (حاشیہ ۱)" کی صدا
بلند کرتا ہوا۔ آقا و مولیٰ کی عظمت و محبت میں سب کچھ نثار کرتا ہوا "مُوْتُوْا قَبْلَ
اَنْ تَمُوْتُوْا (حاشیہ ۲)" کے کیف میں سرشار ہو کر "مورا (50) تن من دھن سب
پھونک دیا...... یہ جان بھی پیارے جلا جانا" کی تمنا کرتا ہوا......
"کروں تیرے نام پہ جاں فدا" کا ولولہ اور جذبہ جس کے دل کی عکاسی کرتا ہو......
"لَاتَجِدُ قَوْمًا یُّوْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ یُوَادُّوْنَ مَنْ حَادَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (حاشیہ ۳)" کو جس نے اپنی زندگی کا آئین بنا کر اس پر سختی سے عمل پیرا ہو
کر' خدا اور رسول ﷺ کے گستاخوں سے اپنی زندگی کی آخری سانس تک متنفر رہا اور
اس کی تعلیم و تلقین کرتے ہوئے کہا کہ......

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

قرآن سے اس نے "جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِيْنَ وَاغْلُظْ
عَلَيْهِمْ (حاشیہ ۴)" کا سبق سیکھا تھا۔ وہ سبق اسے اچھی طرح یاد تھا وہ اس کا عاملِ کامل
تھا۔ ساتھ ہی وہ اصحابِ نبی کی عادت شریفہ "اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ (حاشیہ ۵)" کے
نقشِ قدم پر چل کر "رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ (حاشیہ ۶)" کا بھی نمونۂ عمل تھا۔ اپنے دینی
بھائیوں کے تحفظِ ایمان و عمل اور سلامتیٔ جان و مال کے لئے وہ ہمیشہ فکر مند رہا۔

---

(۱) خبردار! اس شخص کا ایمان نہیں جسے ان سے محبت نہیں (۲) فنا ہو جاؤ اس سے پہلے کہ تمہیں موت آئے
(۳) تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دین پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی (پ28 المجادلہ 22) (۴) کافروں اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ (پ28 التحریم 9) (۵) کافروں پر سخت ہیں (پ26 الفتح 29)
(۶) آپس میں نرم دل (پ26 الفتح 29)

marfat.com

اعدائے[51] دین کی ستم ظریفی[52] کا ازالہ[53] کرنے کیلئے وہ ہر لمحہ متحرک رہا۔ اپنے آقا کی مدح و ثنا میں وہ عروج کی منزل تک پہنچ چکا تھا۔ "وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (حاشیہ ۱)" سے فیضیاب ہو کر "دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائینگے" کی آہنی صدا بلند کی۔ "مومن وہ ہے جو ان کی عزت پہ مرے دل سے" کا جذبہ قلوبِ مسلمین میں نقش کر دیا۔ اور "لوا[54] کے تلے ثنا میں کھلے رضا کی زباں تمہارے لئے" کی امید و آرزو میں دنیوی زندگی کو "مَزْرَعَةُ الآخِرَةِ (حاشیہ ۲)" کا حسین کردارِ عمل بنایا۔

آقائے دو جہاں ﷺ کی عظمتِ شان بیان کرنے کی تمنا میں اس کا دلکش تصور دیکھ کر بے ساختہ زبان سے درود و سلام جاری ہو جاتا ہے اور اس عاشقِ صادق کے ہمراہ ہم بھی یہی کہہ اٹھتے ہیں کہ

کاش محشر میں جب ان کی آمد ہو اور
بھیجیں سب ان کی شوکت پہ لاکھوں سلام

اور اس عاشق کی یہ تمنا پوری ہوتی ہوئی اس طرح پیش آئے کہ......

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضؔا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

"لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (حاشیہ ۳)" سے بارگاہِ رسالت کا ادب سیکھا اور سکھایا۔ لب کشائی کی جرات کرنے والوں کو

---

(۱) اس کی عزت کرو اور توقیر کرو (۲) آخرت کی کھیتی

(۳) اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے (پ26 الحجرات2)

marfat.com

"اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُكُمۡ (حاشیہ ۱)" کی وعید [55] صریح [56] سے ڈرایا۔ "لَا تُقَدِّمُوۡا بَيۡنَ يَدَىِ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ (حاشیہ ۲)" سے حدودِ ادب کا خطِ استواء [57] کھینچا۔ "يُنَادُوۡنَكَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ (حاشیہ ۳)" سے بارگاہِ رسالت کا ادب و احترام [58] باور کرایا۔ "وَلَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ (حاشیہ ۴)" سے مقامِ رسالت کی بلندی ثابت کر کے "ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ" کا عالمگیر [59] پیغام دیا۔ "اَلنَّبِىُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ (حاشیہ ۵)" کا صحیح مفہوم اخذ کر کے "ایمان یہ کہتا ہے کہ میری جان ہیں یہ" کا ایمان افروز درس دیا' وہ عاشقِ رسول ﷺ تھا...... عشقِ رسول ﷺ میں دیوانہ تھا لیکن ایسا فرزانہ [60] تھا کہ "پیشِ نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بیقرار" کے جوشِ جنوں پر اس نے "روکئے سر کو روکئے" سے ہوشِ حدود کی لگام لگا کر "ہاں یہی امتحان ہے" کہہ کر پاسِ [61] شریعت ملحوظ رکھا اور غلو [62] سے محفوظ رہا۔ اپنی محبت کے جذبے کو اس نے جوشِ الفت اور ہوشِ شریعت کی سرحدوں کے مابین [63] محدود رکھا اور "كَذٰلِكَ جَعَلۡنٰكُمۡ اُمَّةً وَّسَطًا (حاشیہ ۶)" پر عمل کرتے ہوئے ہوش و جوش کے درمیان رہتے ہوئے یہاں تک فرمایا کہ "اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ"......

---

(۱) کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں (پ26 الحجرات 2) (۲) اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو (پ26 الحجرات 1)
(۳) تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں (پ26 الحجرات 4) (۴) اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو (پ26 الحجرات 2) (۵) یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے (پ 21 الاحزاب 6)
(۶) اور بات یونہی ہے کہ ہم نے تمہیں کیا سب امتوں سے افضل (پ2 البقرہ 143)

marfat.com

كُلُّهُمْ يَطْلُبُونَ رِضَائِي وَاَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ (حاشیہ ۱)" کی ترجمانی ایسے نفیس انداز میں کی کہ

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

عشقِ رسول جس کے دل کی دھڑکن...... اس کی حیات کا واحد سبب و مقصد تھا۔ اس کے جسم کا ہر ہر رونگٹا محوِ عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم و ثنائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ اس کی آنکھوں میں صرف عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے سمائے ہوئے تھے...... وہ زندہ تھا صرف روح عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سبب...... اس کی زندگی کا مقصد پرچمِ عظمتِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کو لہرانا...... اور موت کی خواہش بھی دیدارِ رخِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شرف حاصل کرنے کیلئے

جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہو ہی جائیگا

اور،
قبر میں لہرائینگے تا حشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رسول اللہ کی

یہ صدائے دل اس کی آرزو اور تمنا کی نشاندہی کر رہی ہے۔ دیارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل جنت کی فضا بھی جس کا دل بہلا نہ سکے اور وہ مضطرب ہو کر یوں پکار اٹھا کہ "

جنت کو حرم سمجھا، آتے تو یہاں آیا
اب تک کے ہر ایک کا منہ کہتا ہوں کہاں آیا

بلکہ مدینہ سے بچھڑ کر جینا اور جی لینے کا تصور ہی اس کے لئے جان لیوا تھا کیونکہ

---

(۱) تمام لوگ میری رضا چاہتے ہیں اور میں (اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم) تیری رضا چاہتا ہوں۔

marfat.com

طیبہ سے ہم آتے ہیں کہیے تو جناں (66) والوں

کیا دیکھ کے جیتا ہے جو واں سے یہاں آیا

اپنے آقا کا مقدس آستانہ جس کے لئے جائے قرار' جائے پناہ' جائے سکون' جائے امن واماں تھا۔

"وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآؤُكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ (حاشیہ ۱)" ہی سے اس نے ببانگِ (65) دہل یہ کہا کہ

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ (66) تن کرم بنایا

ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستاں بتایا

اسی در سے اس نے سب کچھ پایا۔ پوری کائنات اسی در سے تو پل رہی ہے۔ اسی درِ مقدس کی یاد نے اسے ہر لمحہ بے چین و بے قرار بنا رکھا تھا۔

جان و دل' ہوش و خرد (67) سب تو مدینہ پہنچے

تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

یہاں اس کے لئے سب کچھ تھا۔ کائنات کی سب سے محبوب ترین سب سے بلند درجہ زمین کا وہ حصہ جہاں پر آقا و مولیٰ ﷺ کی تقدس (68) مآب آرامگاہ ہے' اس مقدس حصے نے پوری زمین کو شرف بخشا'

---

(۱) اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور اللہ سے معافی چاہیں (پ5 النساء 64)

marfat.com

خم ہو گئی پشتِ فلک اس طعنِ زمیں سے

سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

یہاں پر وہ مچل مچل کر رویا۔ یہاں سے وطن واپس جانے کا خیال تک اس کے لئے ناقابلِ برداشت تھا'

یہ رائے کیا تھی وہاں سے پلٹنے کی اے نفس

ستم گر الٹی چھری سے ہمیں حلال کیا

اور یہ کہ ہو گیا دھک سے کلیجا میرا

ہائے رخصت کی سنانے والے

یہیں پر اسے پڑا رہنا تھا۔ چاہے اپاہج بن کر یہاں پر پڑا رہنا پڑے۔ یہ ناتوانی بھی محبوب و مقبول ہے۔ یہ ناتوانی کاش سبب بن جائے دائمی طور پر یہاں ٹھہر جانے کا۔ اسی لئے تو کہا تھا کہ

اسی در پر تڑپتے ہیں' مچلتے ہیں' بلکتے ہیں

اٹھا جاتا نہیں کیا خوب اپنی ناتوانی ہے

اپنے آقا کا دیار (69) اسے اتنا محبوب تھا کہ اس مقدس سرزمین کی عظمت و رفعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ پکار اٹھا کہ

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا

ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

اپنے آقا کے مقدس شہر کی گلیوں کا اپنے آپ کو گدا کہنے کے ساتھ ساتھ شاہانِ دنیا کو بھی اس درِ مقدس کا منگتا قرار دیتے ہوئے وہ گنگنا اٹھا کہ

marfat.com

مرحومہ [167] کی رہنمائی کیلئے اپنا ایک بندۂ خاص منتخب فرمایا اور اسے علوم وفنون میں کمالِ مہارت عطا فرما کر مجدد کے اعلیٰ منصب پر فائز وسرفراز فرمایا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے دور میں مذکورہ بالا جو فتن رائج تھے اس کا تدارک وتعاقب آپ نے ایسے حسنِ اسلوبی سے فرمایا کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ آپ نے اپنی معرکۃ الآراء تصانیف میں علوم وفنون کے جو دریا بہائے ہیں اس کی گہرائی ابھی تک کوئی ناپ نہ سکا۔ یہاں تک کہ تمام فرقۂ باطلہ متحد ومجتمع ہو کر بھی امام احمد رضا کے سامنے علمی جنگ میں ٹھہر نہ سکے۔ انہیں مجبور ہو کر اپنے ہتھیار ڈال دینے پڑے۔ میدانِ علم کی یلغار سے راہِ فرار اختیار کرنے والے ندامت و انتقام کی آگ میں جل رہے تھے اور تڑپ رہے تھے مگر کیا کریں؟ اور کیا کر سکتے تھے؟ کیونکہ ان کے دلائلِ ضعیفہ نرم لوہے کی تلوار کی مانند کند [168] ہو چکے تھے۔ براہینِ [169] باطلہ کے نیزے ٹوٹ گئے تھے۔ کلکِ [170] رضا "ذوالفقارِ حیدری [171]" کے جوہر دکھا رہا تھا۔ جو بھی اس کی زد میں آتا تھا وہ آناً فاناً گاجر، مولی کی طرح کٹ کر تڑپنے لگتا تھا۔ جیشِ [172] جبار کے اس عظیم مجاہد کی تاب نہ لا سکنے والوں نے اب بزدلانہ ومنافقانہ راہ اختیار کی اور ایک منظم و مستحکم سازش کے تحت بے بنیاد، غلط، جھوٹے، مصنوعی، اختراعی [173]، قیاسی، خوابی، اتہاسی [174]، اور الزامی بہتان کے تیروں سے آپ کے دامن کو چھلنی کرنا شروع کیا۔ اپنی تمام جماعتی، تنظیمی، تصنیفی، اجتماعی، اشاعتی، صحافتی، تعلیمی، تدریسی، علمی، عملی، مالی، ملکی، ثروتی، سیاسی، سماجی، قولی، قلمی، فعلی اور جانی توجہات کو اپنی تمام تر قوت، طاقت، صلاحیت، وسائل اور اقتدار کے تعاون کے ساتھ صرف امام احمد رضا کی جانب مرکوز کیا اور غایت [175] درجہ کوشاں [176] رہے کہ کسی نہ کسی طرح

marfat.com

تعلق اصلِ دین سے تھا۔ یعنی کہ اس کے ماننے یا نہ ماننے کی وجہ سے ایمان اور کفر کے احکام صادر[153] ہونے کا مدار[154] تھا۔ ہر روز کوئی نہ کوئی فتنہ رونما ہوتا تھا۔ کسی فتنے کا موجد[155] کوئی مولوی ہے، کسی کا بانی کوئی پیر زادہ ہے، کسی کا مویّد[156] کوئی سیاسی لیڈر ہے، کسی کا حامی کوئی اہلِ ثروت ہے، کسی کا ناصر کوئی حاکم ہے، کسی کا ناشر کوئی ادیب ہے، کسی کا معین[157] کوئی صاحبِ اقتدار ہے، کسی کا مونس[158] کوئی صوفی ہے، کسی کا مددگار کوئی سجادہ نشین ہے، کسی کا محرک کوئی سیاسی لیڈر ہے، کسی کا سرپرست کوئی مذہبی رہنما ہے، کسی کا قائد کوئی خادمِ قوم ہے، کسی کا والی کوئی نواب ہے، کسی کا مقوی[159] کوئی ماہر فن ہے، کسی کا **مخیل**[160] کوئی منطقی ہے، کسی کا مہدی[161] کوئی فلسفی ہے، کسی کا کیمیا ساز[162] کوئی سائنسدان ہے، الغرض سماج[163] کے ہر طبقے سے کوئی نہ کوئی بانیء فتنہ سامنے تھا۔ ان کے زیرِ اثر لوگ اپنی حسبِ استطاعت اس کی تشہیر کرتے تھے۔ عوام عجیب ذہنی الجھن میں مبتلا تھے۔ ہر طرف سے اپنے عقائدِ باطلہ و نظریاتِ فاسدہ کی صحت و صداقت ثابت کرنے کیلئے قرآن و حدیث سے غلط استدلال کیا جا رہا تھا۔ سلف صالحین کی کتبِ معتمدہ و معتبرہ کی عبارات کو توڑ مروڑ کر اپنے مفاد کا مفہوم نکالنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ حق اور باطل کا فرق کرنا دشوار ہو گیا تھا۔ ماحول اتنا پراگندہ[164] ہو گیا تھا کہ اہلِ فہیم و بصیرت[165] رو رو کر بارگاہِ خداوندی میں دست بدعا تھے۔ گڑ گڑا کر ملتجی[166] تھے کہ کوئی مردِ مجاہد اٹھ کھڑا ہو اور ان فتنوں کا قلع قمع کرے۔

الحمد للہ! اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوبِ اعظم و اکرم ﷺ کی امت

marfat.com

(29)فتنۂ انکارِ حیاتِ انبیاء (30)فتنۂ جوازِ تعزیہ داری (31)فتنۂ جوازِ سماع مع مزامیر (32)فتنۂ بر اذانِ ثانی (33)فتنۂ انکارِ اذانِ قبر (34)فتنۂ عدمِ جواز معانقہ و مصافحۂ عید (35)فتنۂ عدمِ جوازِ تعمیراتِ مزاراتِ اولیاء (36)فتنۂ عدمِ جوازِ تقبیلِ ابھامین (37)فتنۂ انکارِ ایمانِ ابوین کریمین النبی (38)فتنۂ جوازِ زکوٰۃ برائے ساداتِ کرام (39)فتنۂ عدمِ جوازِ چراغاں بر مزارات صالحین (40)فتنۂ حلتِ اشیاء نشہ آور (41)فتنۂ حلتِ اکلِ زاغ (42)مسئلۂ قرطاس دراہم (43)فتنۂ مساوات عن النبی (44)فتنۂ حرکتِ زمین (45)فتنۂ خروجِ نساء برائے زیارتِ قبور (46)فتنۂ امکانِ ظلِ نبی (47)فتنۂ صلاۃِ جنازۃ الغائب (48)فتنۂ نکاح مع المرتدین (49)فتنۂ عدمِ جوازِ تعینِ فاتحہ (50)فتنۂ تنقیصِ رسالت ﷺ (51)فتنۂ عدمِ اعتقادِ اختیاراتِ انبیاء واولیاء (52)فتنۂ نفاذِ شرک در باب نداواستغاثہ (54)فتنۂ نفاذِ شرک فی الاسماء (55)فتنۂ خلافت کمیٹی (56)فتنۂ تنازعہ در رویتِ ہلال (59)فتنۂ فرق بین شریعت و طریقت (60)فتنۂ اکلِ اشیاء حرام عن الذبیحہ (61)فتنۂ حرمتِ ذبیحہ للاولیاء۔

الغرض مذکورہ بالا فتنوں کے علاوہ سینکڑوں دیگر فتنے بھی عام ہو چکے تھے‘ بعض کا تعلق اصولِ دین سے تھا اور بعض کا تعلق فروعِ دین سے تھا۔ بعض فتن[151] اہلسنت وجماعت کے کہلانے والے افراد کے اٹھائے ہوئے تھے اور بقیہ اکثر فتن عقائدِ باطلہ ضالہ[152] پر مشتمل فرقوں کی جانب سے اٹھائے گئے تھے جن میں کے اکثر کا

marfat.com

ذلت حاصل ہوئی۔ امام احمد رضا پر آقائے کائنات ﷺ کا فضل و کرم تھا اور اسی وجہ سے وہ ہر محاذ پر کامیاب اور فتح مند ہوئے۔ امام احمد رضا کا بارگاہِ رسالت ﷺ میں مندرجہ ذیل استغاثہ قابل غور ہے۔

اک طرف اعدائے دیں' ایک طرف حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا' تم پہ کروڑوں درود
کیوں کہوں بیکس ہوں میں' کیوں کہوں بے بس ہوں میں
تم ہو' میں تم پر فدا' تم پہ کروڑوں درود

خیر! المختصر! امام احمد رضا کے دور میں جو جو فتنے شباب پر تھے ان کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

(1) فتنۂ غیر مقلدیت (2) فتنۂ نیچریت (3) فتنۂ نجدیت و وہابیت (4) فتنۂ فرقۂ اہلِ قرآن (5) فتنۂ قادیانیت (6) فتنۂ دار الندوہ (7) فتنۂ فلسفۂ قدیمہ (8) فتنۂ وقوعِ کذب باری تعالیٰ (9) فتنۂ انکارِ شفاعت (10) فتنۂ روافض (11) فتنۂ معتزلہ (12) فتنۂ فلسفۂ جدیدہ (13) فتنۂ انکارِ سماعِ موتیٰ (14) فتنۂ خلافتِ عثمانی (15) فتنۂ انکارِ ختمِ نبوت (16) فتنۂ خاکساری فرقہ (17) فتنۂ ترکِ قربانی گائے (18) فتنۂ جوازِ سجدہ تعظیمی (19) فتنۂ عدمِ جوازِ میلاد و قیامِ تعظیمی (20) فتنۂ انکارِ معراجِ جسمانی (21) فتنۂ ترکِ موالات (22) فتنۂ آریہ (شدھی کرن) (23) فتنۂ اتحاد عن المشرکین (24) فتنۂ عدمِ جوازِ تعظیمِ آثارِ مقدسہ (25) فتنۂ عدمِ جوازِ کتابت بر کفن (26) فتنۂ توہینِ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (27) فتنۂ حکمِ دار الحرب (28) فتنۂ انکارِ علمِ غیب انبیاء و اولیاء

marfat.com

ستم برداشت کئے' اپنی جان تک کی بازی لگادی' ہر دور میں کوئی نہ کوئی فتنہ اٹھا۔ کبھی قرآن کے مخلوق ہونے کا عقیدہ فتنۂ عظیم کی حیثیت سے ابھرا' کبھی دہریہ(144) فتنہ' کبھی خارجی(145) فتنہ' کبھی معتزلہ(146) فتنہ' یہاں تک کہ مغل بادشاہ اکبر کے دور میں "دینِ الٰہی"(147) کا فتنہ ایک طوفان کی طرح اٹھا۔ لیکن ہر فتنہ کی گمراہی سے ملت کے ایمان کا دفاع کرنے کی ضرورت کے پیشِ نظر ہر دور میں دین وملت کے حامی "مجدد" کی حیثیت سے تشریف لاتے رہے اور خدمتِ دین واحیاءِ دین کا فریضہ بخوبی انجام دیتے رہے۔

لیکن!

امام احمد رضا محدث بریلوی (المتوفی 1340ھ) کے حالاتِ زندگی کا اگر ہم جائزہ لیں تو حیرت انگیز تفصیلات معلوم ہوں گی۔ امام احمد رضا سے قبل جتنے بھی مجدد ہوئے ان میں اور امام احمد رضا میں ایک نمایاں فرق نظر آئے گا کہ ماضی کے مجددِ دین کے زمانے میں ایک' دو یا زیادہ سے زیادہ چار پانچ فتنے تھے۔ ان تمام فتنوں کا ان حضرات نے احسن(148) طریقے سے تدارک(149) فرمایا' لیکن امام احمد رضا کے دور میں جو فتنے تھے ان کی ایک طویل فہرست مرتب کرنا ہوگی' علاوہ ازیں ایک اور بھی وضاحت کردینا ضروری ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی کے دور میں جو جو فتنے اٹھے تھے ان فتنوں کو درپردہ(150) ایسی طاقتوں کی پشت پناہی حاصل تھی کہ بنظرِ ظاہر ان کا مقابلہ کرنا ایک مشکل ترمرحلہ تھا۔ لیکن "قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ (حاشیہ ۱)" کے صدقے اور طفیل میں حق کو فتح ونصرت اور باطل کو شکست و

---

(۱) آپ فرمادو کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا (پ 15 بنی اسرائیل 49)

marfat.com

اور ہیں۔ اس سے بڑھ کر حیرت کی بات تو یہ ہے کہ باطل کے اس متحدہ محاذ میں کچھ "اپنے" بھی شامل ہو گئے ہیں حالانکہ وہ "اپنے کہلانے والے" اصولی عقائد کی صحت کو برقرار رکھتے ہوئے صرف ذاتی اور نفسیاتی (140) مفاد کیلئے امام احمد رضا کے مخالف محاذ میں شامل ہو گئے۔ ان لوگوں کی شمولیت کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ امام احمد رضا نے جہاں عقائد کے معاملے میں باطل فرقوں کا رد کرنے میں تامل نہیں کیا وہاں آپ نے خلافِ شریعت امور کا ارتکاب کرنے والوں کا تعاقب کرنے میں بھی کوتاہی نہیں کی بلکہ اپنے اور پرائے کا فرق کئے بغیر ان کے غلط اقوال و افعال کی تردید میں نادرِ زمن (141) تصانیف پیش کیں۔ ان تصانیف کا مناسب جواب تک دینے سے قاصر ان عناصر نے اپنے دلوں میں جذبہء انتقام پیدا کیا اور اپنے کہلانے والوں نے بھی امام احمد رضا محدث بریلوی کو بدنام کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔

الحمدللہ!...... حدیث کے فرمان کے مطابق ہر صدی میں مجدد تشریف لاتے رہے اور انہوں نے خداداد صلاحیتوں سے اپنے دور کے عظیم فتنوں کا سدِ باب (142) کیا۔ اگر ہم مجددِ اول حضرت عمر بن عبدالعزیز (المتوفی 101ھ) سے لیکر حضرت شاہ عبدالعزیز محدثِ دہلوی (المتوفی 1239ھ) تک کے تمام مجددینِ کرام کے حالات زندگی کا جائزہ لیں تو یہ پتہ چلے گا کہ ان تمام نفوسِ قدسیہ نے تجدید و احیائے دین کی خدمت میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ حق گوئی کا فریضہ بخوبی انجام دیکر ملتِ اسلامیہ کی صحیح رہنمائی فرمائی۔ ان تمام مقدس حضرات کے حالاتِ زندگی کے مطالعہ سے ایک بات یہ بھی واضح ہو گی کہ انہوں نے کٹھن سے کٹھن امتحانات دیئے۔ دین کے خلاف اٹھنے والے فتنے کا مقابلہ کرنے میں بادشاہِ وقت سے بھی بھڑ (143) گئے۔ مشقتیں اٹھائیں، ظلم و

marfat.com

ذات مجروح کردی جاتی ہے تو اس کی کتابیں بھی خود بخود مجروح اور ناقابل مطالعہ ہو جائیں گی۔ کیونکہ جب مصنف کے متعلق یہ بات عام کردی جائے کہ وہ ایک تنگ نظر' جنگ جو' شدت پسند' مشتعل' متعصب[128]' بدعات[129] و منہیات[130] کا موجد[131]' متکبر' ترش رو' تفریق بین المسلمین[132] کا علمبردار' فتنہ پرور' تکفیر مسلمین[133] میں بیباک 'علم وادب سے ناآشنا وغیرہ ہے تو اس کا اثر یہ پڑتا ہے کہ اس کی تصانیف سے التفات[134] نہیں کیا جاتا بلکہ اجتناب[135] کیا جاتا ہے۔ اور جب اس کی تصانیف سے بھی پرہیز کیا جائیگا تو پھر ان تصانیف میں بکھرے ہوئے ایمانی' علمی' ادبی' فنی اور روحانی جواہرات سے کیونکر آگاہی[136] ہوگی اور عقائد واعمال کی اصلاح کیونکر ہوگی۔

لمحۂ فکریہ

یہ امر بھی غور طلب ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی کی شخصیت کو مجروح کرنے کیلئے اتنا تشدد کیوں برتا جاتا ہے۔ مختلف سمتوں سے یک بارگی[137] حملے کیوں کئے جاتے ہیں ؟ حیرت کی بات تو یہ ہے کہ جن فرقوں میں آپس میں اتنے شدید بنیادی اختلافات ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے وجود کو بھی گوارا نہیں کرسکتے' لیکن امام احمد رضا محدث بریلوی کے مقابلے میں وہ متحد ہیں' اپنے آپسی اختلافات کو عارضی طور پر فراموش کرکے 'بڑے ہی شدومد[138] کے ساتھ وہ تمام فرقہ ہائے باطلہ ایک متحدہ محاذ کے تحت امام احمد رضا پر الزامات وافتراءات پر مشتمل کذب[139] بیانی کا سہارا لیکر حملہ

marfat.com

مگر! آہ!!

ملتِ اسلامیہ کا وہ عظیم محسن حوادثِ زمانہ کا شکار بنادیا گیا۔ اس کی عظیم دینی اور بے مثال تصنیفی خدمات کو ایک منظم سازش کے تحت گمنامی کے پردے میں پوشیدہ کردینے کی کوشش کی گئی۔ اس پر طرہ[118] یہ کہ اس کی عظیم خدمات کو دادِ تحسین[119] دینے کی بجائے اس پر غلط سلط الزامات تھوپے گئے۔ بے بنیاد الزامات کے ذریعہ بدنام کرنے کی تحریک میں کوئی کسر باقی نہ رکھی گئی۔ افواہ اور جھوٹے پروپیگنڈے[120] کی راہ اختیار کر کے اس کی شخصیت کو مجروح[121] کرنے کی سعیِ ناکام[122] کی گئی۔ پریس اور دیگر وسائل کے ذریعہ غلط الزامات کی اتنی تشہیر کی گئی کہ حقیقت سے ناآشنا[123] عوام تو عوام بلکہ پڑھا لکھا طبقہ بھی اس کا شکار ہو گیا اور غلط آراء و نظریات میں مبتلا ہو گیا۔ یہ سب اس لئے کیا گیا کہ امام احمد رضا محدثِ بریلوی نے اصولی اور فروعی مسائل[124] میں ہر فرقہء باطل کا تعاقب کرتے ہوئے ان کی تردید[125] میں جو تصنیفی کارنامہ انجام دیا ہے وہ قرآن، حدیث اور کتبِ معتمدہ[126] و معتبرہ کے دلائل کی روشنی میں اتنا اعلیٰ معیار کا ہے کہ جس کا جواب دینے سے آج تک تمام فرقہ ہائے باطلہ کے علماء و مصنفین عاجز اور قاصر ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی کی معرکۃ الآراء[127] تصانیف کا جواب نہ لکھ سکنے کی اپنی کمزوری کو ڈھانپنے کی غرض سے ایک آسان راہ یہ اختیار کی گئی کہ امام احمد رضا بریلوی کی تصانیف کو فراموش کروادیا جائے اور ان کی شخصیت پر حملے کئے جائیں کیونکہ یہ بات شواہد سے ثابت ہے کہ جب کسی شخص کی

marfat.com

الاعلان للکارتے ہوئے کہا کہ

"کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے دینے والا ہے سچا ہمارا نبی"

"اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ (حاشیہ ۱)" اور "نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ (حاشیہ ۲)" کے طفیل میں اس نے ہمیشہ فتح مبین حاصل کی۔ "فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ (حاشیہ ۳)" کے زمرے(113) میں ہوتے ہوئے "غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً (حاشیہ ۴)" کی تصدیق کرتے ہوئے "مِنَ اللّٰهِ مَنْصُوْر (حاشیہ ۵)" ہو کر "جَاءَ الْحَقُّ (حاشیہ ۶)" کی شانِ بشارت سے "وَزَهَقَ الْبَاطِلُ (حاشیہ ۷)" سے باطلوں کی بڑی بڑی جماعتوں پر غالب ہوتا رہا۔ "فَقِيْهٌ وَاحِدٌ" کی جلالتِ شان کے ساتھ "أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ" کے معاملے میں وہ "مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ (حاشیہ ۸)" یعنی کہ ہزار عابدوں کی بجائے لاکھوں عابدوں سے بھی شیطان پر بھاری تھا۔ شیاطینِ زمانہ کیلئے وہ اکیلا ہی کافی تھا کیونکہ وہ "يُبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ" کے تحت دنیا میں بھیجا گیا تھا۔ اس نے "مَنْ يُّجَدِّدُ لَهَا اَمْرَ دِيْنِهَا (حاشیہ ۹)" کی خبر کو ثابت کر دیا۔ ادیانِ(114) باطل کے عقائد و نظریات کی اس نے دھجیاں اڑا دیں۔ گمراہیت و بے دینی کی آندھی کے سامنے وہ ڈٹ کر جما رہا۔ اس کے پائے استقلال میں ذرہ برابر بھی تزلزل(115) نہیں آیا۔ ملت کی ناؤ(116) کو منجدھار(117) سے نکال کر طوفانی موجوں اور مخالف ہواؤں کے تھپیڑوں سے بچا بچا کر سلامتی کے ساتھ کنارے تک لایا۔

(۱) جب اللہ تعالیٰ کی مدد آئے (پ30 النصر 1) (۲) اللہ کی مدد اور جلد آنے والی نصرت (پ28 الصف 13)
(۳) کم جماعت (پ2 البقرہ 249) (۴) غالب آئی ہے زیادہ گروہ پر (پ2 البقرہ 249) (۵) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد کیا ہوا
(۶) اور فرماؤ کہ حق آیا (پ15 بنی اسرائیل 81) (۷) اور باطل مٹ گیا (پ15 بنی اسرائیل 81) (۸) ایک فقیہ عالم شیطان پر ہزار عابدوں سے بھاری ہے (۹) بھیجا جائے گا اس امت کے لئے اسے جوان کے دینی معاملوں کی تجدید کرے گا

marfat.com

دنیاداروں نے اس کے خلاف ایک منظم محاذ تشکیل دیا تھا اور اس کو نیست و نابود کرنے کے خواب دیکھ رہے تھے لیکن اسے اپنے آقا و مولیٰ کی پشت پناہی اور دستگیری پر کامل یقین و اعتماد تھا جس کا اظہار کرتے ہوئے ہی اس نے کہا کہ

کیسے آقاؤں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے[107] مری سرکاروں کے

مخالفین کو اہلِ دول و ثروت[108] کا تعاون حاصل تھا۔ حکومت کی پشت پناہی میسر تھی، سیاسی جماعتوں کی حمایت شامل حال تھی اس کے باوجود اس کا بال بیکا تک نہ ہوا۔ وہ ان اہلِ دوَل و ثروت و صاحبِ اقتدار لوگوں کے سامنے کبھی نہیں جھکا' نہ ان کی مدح و ثنا کی بلکہ

کروں مدح اہلِ دول رضا پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارہٗ[109] ناں[110] نہیں

کہہ کر دنیا کو جتادیا کہ

ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرادے وہ دنیا کا تاج
جس کی خاطر مرگئے منعم[111] رگڑ کر ایڑیاں

اس کی قوت طاقت حمایت نصرت کا مدار اپنے آقا و مولیٰ کے فضل و کرم پر تھا اور اس وجہ سے بہت ہی قوی تھا۔ کیونکہ اس نے اپنے آقا و مولیٰ سے اتنا زیادہ پایا تھا کہ اپنے آقا کی عطا کے مقابلے میں وہ دنیا کے داتاؤں کو ہیچ[112] سمجھتا تھا اور اسی لئے اس نے علی

marfat.com

کر دو عدو کو تباہ حاسدوں کو رو براہ[103]

اہل[104] ولا کا بھلا تم پہ کروڑوں درود

البتہ! دشمنِ رسول کو کبھی نہیں بخشا۔ نہ اس کی کوئی رعایت کی۔ "اَلْحَبُّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ (حاشیہ ۱)" کی زندہ نظیر بن کر بارگاہِ رسالت کے گستاخوں پر وہ قہر جبار کی بجلی کی مانند ٹوٹ پڑا...... اور یہاں تک کہا کہ

ذکر ان کا چھیڑیئے ہر بات میں
چھیڑنا شیطاں کی عادت کیجئے

حق اور باطل کی قلمی جنگ میں اس نے باطلوں کو دلیری سے للکارا۔

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

باطل طاقتوں کا وہ تن تنہا مدِ مقابل تھا۔ وہ صرف ایک تھا...... مخالفین کی تعداد کثیر تھی...... اعدائے دین حاسدین اور نفس پرور عناصر اس کے مقابلے میں متحد تھے لیکن وہ یہ کہہ کر

'اک طرف اعدائے دیں ایک طرف حاسدیں
بندہ ہے تنہا شہا تم پہ کروڑوں درود

اپنے آقا کی بارگاہ میں استغاثہ[105] کرتا تھا اور اپنے آقا و مولیٰ درودِ پاک کی اعانت[106] پر اتنا مشتاق تھا کہ زبانِ حال سے یہ کہتا تھا کہ "پلہ ہلکا سہی بھاری ہے بھروسہ تیرا"۔

---

(۱) اللہ تعالیٰ کے لئے محبت کرنا اور اللہ تعالیٰ کے لئے دشمنی کرنا

marfat.com

اندازی[93] سے آگاہ کرتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ

کلکِ[94] رضا ہے خنجرِ خونخوار برق بار[95]

اعداء[96] سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

ذکرِ مصطفیٰ ﷺ سے کدورت اور بغض رکھنے والے شاتم[97] اور شریر گروہ کے قلعے یہ

کہہ کر اس نے منہدم[98] کر دیئے کہ

حشر تک ڈالینگے ہم پیدائشِ مولیٰ کی دھوم

مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائینگے

باطل فرقوں کے قلعے گرانے میں وہ ایسا شجاع تھا کہ اس کے قلم کی ہیبت سیف اللہ[99]

کی طرح باطل کے دلوں پر چھائی ہوئی تھی۔ اس کے قلم کی زد میں جو بھی دشمنِ خداو

دشمنِ رسول ﷺ آتا اس کی حالت یہ ہوتی تھی کہ

وہ رضا کے نیزے کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے

کسے چارہ جوئی[100] کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

رضا کے نیزے کی مار کا زخم کبھی بھرا ہے نہ کبھی بھریگا...... کیونکہ اس نے اپنے ذاتی دشمنوں پر کبھی بھی وار نہیں کیا بلکہ اپنے ذاتی دشمنوں کو تو اس نے دعائیں دیں اور انکی ہدایت کیلئے بارگاہِ خداوندی میں سر بسجود ہو کر التجائیں کیں اور یہاں تک کہا کہ

حسد سے ان کے سینے پاک کر دے

کہ بدتر دق[101] سے بھی یہ سل[102] ہے یا غوث

marfat.com

جیسے ایمان افروز الفاظ اس کے قلم کی نوک سے نکل کر زمینِ قرطاس[88] پر ریحانِ[89] بہشت کا سماں باندھ رہے ہیں۔ "اَنَا مِنْ نُورِ اللّٰہِ وَکُلٌّ مِنْ نُورِی"(حاشیہ ۲) کا مفہومِ صحیح بیان کرتے ہوئے وہ چہچہا اٹھا کہ "وہی نورِ حق، وہی ظلِ رب...... انہیں سے سب، ہے انہیں کا سب"۔ "قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ"(حاشیہ ۱) میں اسے اپنے آقا کی عظمت کا نورِ مبین ہی نظر آیا اور "تو ہے عینِ نور، تیرا سب گھرانا نور کا" جیسا نورانی قصیدہ مرقوم[90] فرما کر نورِ ایمان کو ضیاء[91] بخشی۔ نورِ نبی ﷺ کے جلوؤں سے وہ چمک اٹھا، نورِ مصطفیٰ کے جلوؤں میں وہ ایسا گم ہو گیا کہ "جس کو ان کے مکاں کا پتہ مل گیا...... بے نشاں، بے نشاں ہو گیا" کیونکہ وہ یہی چاہتا تھا۔ اپنے رب سے یہی مانگتا تھا کہ

ایسا گمادے ان کی ولا[92] میں خدا ہمیں

ڈھونڈھا کریں پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

لیکن بے نشان ہونے کے باوجود اس کا نشان مٹا نہیں کیونکہ "بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں...... مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا"۔ اور اس کا نام ایسا بلند ہوا کہ اس کا نام معیارِ اہل سنت بن گیا۔ حق و باطل کے درمیان اس کا نام "فاروق" کی حیثیت حاصل کر گیا، اس کا نام سنتے ہی صفِ باطل میں ماتم چھا جاتا ہے۔ دشمنانِ رسول ﷺ اس کا نام سنتے ہی تھر تھر کانپنے لگتے ہیں۔ اس کے قلم میں "جلالِ فاروقی" اور "شجاعتِ حیدری" کی جھلک نظر آتی ہے اور وہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ کے گستاخوں کو اپنے قلم کی برق

---

(۱) بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا (پ6 المائدہ15)

marfat.com

اسرار[77] و رموزِ[78] حروفِ مقطعات[79] کی عقدہ[80] کشائی کرتے ہوئے عشقِ

رسول ﷺ کے جام چھلکاتے ہوئے کہا کہ

ک گیسو (81)، ہ دھن (82)، ی ابرو آنکھیں ع ص

کھیعص ان کا ہے چہرہ نور کا

آیاتِ قرآنی میں بیان شدہ وہ مثالیں کہ جو بظاہر سمجھ میں نہیں آتی تھی اس کی تفہیمِ

صحیح دیتے ہوئے کہا کہ

ہے کلامِ الٰہی میں شمس و ضحیٰ تیرے چہرۂ نور فزا کی قسم[83]

قسمِ شبِ[84] تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلفِ[85] دوتا کی قسم

اور ایک جگہ تو اتنی بہترین تشریح فرمائی کہ

شمع دل، مشکوٰۃ[86] تن، سینہ زجاجہ[87] نور کا

تیری صورت کیلئے آیا ہے، سورہ نور کا

حدیثِ قدسی "**لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ**[حاشیہ ۱]" کی ترجمانی میں اس کا نفیس

انداز تو دیکھو کہ

وہ جو نہ تھے، تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہوں

جان ہیں وہ جہاں کی، جان ہے تو جہان ہے

---

(۱) اگر اے محبوب ﷺ تم نہ ہوتے تو میں آسمانوں کو پیدا نہ فرماتا

(۲) میں اللہ تعالیٰ کے نور سے ہوں اور سب کچھ میرے نور سے ہے

marfat.com

یقیناً یہاں پر مرنے والے کیلئے حیاتِ [73] جاودانی اور دخولِ جنت دائمی ہے اور یہ سعادت حاصل کرنے کے لئے طیبہ میں مر جانے کا جذبہ اور ولولہ اس انداز سے بیان کیا کہ

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے

اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی شانِ اقدس میں عشق کے مہکتے پھول کھلاتے رہنا ہی اس کے قلب کا سکون تھا۔ یادِ محبوب میں وہ اتنا بے چین و بے قرار تھا کہ اس کی حیات اسی پر منحصر تھی،

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روز فزوں [74] کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا' نازِ دوا اٹھائے کیوں

ہجر کی آگ میں اس کا دل جل کر کباب ہو چکا تھا۔ اسی لئے تو کہا تھا کہ

جلی جلی بو سے اس کی پیدا ہے سوزشِ عشق [75] چشم والا
کبابِ آہو [76] میں بھی نہ پایا مزہ جو دل کے کباب میں ہے

نعت گوئی کی راہ میں اس نے مداحِ رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نقشِ قدم پر چلنا اختیار کیا ہے۔ اسی نقشِ قدم پر چلتے چلتے اس نے "حسان الہند" کا لقب پایا۔ قرآن سے اس نے نعت گوئی کا مزاج پایا اور یہ کہا کہ

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مداحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

marfat.com

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں

مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

مدینہ منورہ کا ذرہ ذرہ اس کے لئے جاں افزا اور روح پرور تھا۔ یہاں کی ہر شے اس کے لئے محبوب، محترم، معظم، مخدوم اور قربان ہونے کے لائق تھی۔ ارے! وہ تو اپنے آقا کے مقدس بلد[70] کے سگانِ در کی خدمت میں اپنے دل کا ٹکڑا بطور تحفہ پیش کرنے کے لئے ہمیشہ آرزو مند رہا اور یہاں تک کہا

پارۂ[71] دل بھی نہ نکلا تم سے تحفے میں رضا

ان سگانِ کو[72] سے اتنی جان پیاری واہ واہ

بلکہ وہ دل کے ٹکڑے سگانِ درِ محبوب کی نذر لاتے ہوئے یہاں تک کہتا کہ

دل کے ٹکڑے نذرِ حاضر لائے ہیں

اے سگانِ کوچۂ دلدار ہم

اور ایک مقام پر تو یہاں تک اظہارِ محبت کرتے ہوئے کہا کہ

رضا کسی سگِ طیبہ کے قدم بھی چومے

تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

وہ عشق کی اعلیٰ وارفع منزل پر پہنچ چکا تھا۔ اس منزل پر پہنچنے کے بعد ہر عاشق کی یہی تمنا ہوتی ہے کہ

نصیب دوستاں گر ان کے دُر پر موت آنی ہے

خدا یوں ہی کرے پھر تو ہمیشہ زندگانی ہے

marfat.com

احمد رضا کو غلط و بے بنیاد پروپیگنڈوں کا شکار بنا کر ان کی علمی اور بین الاقوامی شخصیت کو مجروح کر دیا جائے کیونکہ اس کے علاوہ ان لوگوں کے پاس کوئی چارہ نہ تھا کیونکہ امام احمد رضا کے علم کا لوہا مسلم تھا' عرب و عجم کے علماء کے مابین آپ کے علم کا چرچا تھا۔ آپ آسمانِ علم میں درخشاں[177] آفتاب کی مانند چمک و دمک رہے تھے۔

اب یہاں پر ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صرف امام احمد رضا محدث بریلوی کے خلاف اتنے وسیع پیمانے پر مہم چلانے کی وجہ کیا ہے؟ حالانکہ اگر تاریخی دستاویز[178] کی روشنی میں ہم اس کی تفتیش اور تحقیق کریں گے تو یہ حقیقت منکشف[179] ہوگی کہ امام احمد رضا محدث بریلوی کی پیدائش سے قبل بہت سے علمائے حق نے فرقہ وہابیہ نجدیہ ضالہ[180] کے رد و ابطال[181] میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ لیکن ان تمام محترم و معظم علمائے اسلام سے قطعِ[182] نظر تمام فرقۂ باطلہ اور خصوصاً فرقہ ء نجدیہ وہابیہ دیوبندیہ کے مکتبِ[183] فکر نے صرف امام احمد رضا کو ہی نشانہ کیوں بنایا ہے؟ اس سوال کا صحیح حل حاصل کرنے کیلئے ہمیں تاریخ کے کچھ صفحات کو ٹٹولنا پڑے گا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمتہ کے خلاف جو غلط الزامات عائد کئے گئے ہیں ان میں سے سرِ فہرست الزامات ہیں وہ حسب ذِیل ہیں:

☆ مولانا احمد رضا خاں بریلوی ایک تنگ نظر' کم علم' جھگڑالو' اور بات بات میں کفر کا فتویٰ صادر کر دینے کی عادت رکھنے والے شخص تھے۔

marfat.com

☆ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے علمائے دیوبند کے ساتھ جو اختلافات کئے تھے وہ تمام اختلافات میلاد' قیام' نذرو نیاز' عرس' فاتحہ اور خانقاہی اقتدار کی بنیاد پر مشتمل ہیں۔

حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی نے صرف تعظیمِ رسول ﷺ اور توہینِ رسول ﷺ کی بنیاد پر علمائے دیوبند سے اختلاف کیا تھا کیونکہ اسی پر ایمان اور کفر کا دارومدار ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ان اصولی اختلافات کے علاوہ بہت سے فروعی اختلافات بھی ہیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ تعظیمِ انبیاء و اولیاء کی بنیاد پر صدیوں سے اہلِ اسلام جو جائز اور مستحب کام کرتے چلے آئے ہیں ان تمام افعال کو وہابی دیوبندی مکتبِ فکر نے بدعت' ناجائز' حرام' کفر اور شرک کے فتوے دیئے' اس حقیقت کو ہم تفصیل کے ساتھ پیش کرتے ہیں تاکہ قارئین حضرات اسے بخوبی سمجھ لیں۔

بریلوی...... دیوبندی اختلاف

بریلوی' دیوبندی مکتبِ فکر کے مابین اختلافات کی بنیاد کیا میلاد' قیام' نذرو نیاز' عرس' فاتحہ' تیجہ' دسواں' چالیسواں وغیرہ ہے؟ کیا انہیں وجوہات کی بنا پر امام احمد رضا محدثِ بریلوی نے علمائے دیوبند سے اختلاف کیا تھا؟ نہیں...... بلکہ اس کی گواہی دیوبندی مکتبہِ فکر کے ایک ذمہ دار مصنف اور مناظر مولوی منظور نعمانی کی زبانی سنیں۔ مولوی منظور نعمانی کی حیثیت علمائے دیوبند کے صفِ اول کے عالم کی ہے اور ان کا شمار علمائے دیوبند کے اکابرین میں ہوتا ہے' ایک اہم حقیقت کا انکشاف کرتے

marfat.com

ہوئے جناب نعمانی صاحب رقمطراز ہیں کہ :۔

"شاید بہت سے لوگ ناواقفی سے یہ سمجھتے ہیں کہ میلاد' قیام' عرس' قوالی' فاتحہ' تیجہ' دسواں' بیسواں' چالیسواں' برسی وغیرہ رسوم کے جائز و ناجائز اور بدعت و غیر بدعت ہونے کے بارے میں مسلمانوں کے مختلف طبقوں میں جو نظریاتی (184) اختلاف ہیں' یہی دراصل دیوبندی اور بریلوی اختلاف ہیں مگر یہ سمجھ صحیح نہیں ہے کیونکہ مسلمانوں کے درمیان ان مسائل میں یہ اختلاف تو اس وقت سے ہے جب کہ دیوبند کا مدرسہ قائم نہ ہوا تھا اور نہ مولوی احمد رضا خاں صاحب پیدا ہوئے تھے' اس لئے ان مسائل کو دیوبندی' بریلوی اختلاف نہیں کہا جا سکتا۔ علاوہ ازیں ان مسائل کی حیثیت کسی فریق کے نزدیک بھی ایسی نہیں کہ ان کے ماننے' نہ ماننے کی وجہ سے کسی کو کافر یا اہلسنت سے خارج کیا جا سکے"۔

marfat.com

"فیصلہ کن مناظرہ" مصنف مولوی منظور نعمانی
ناشر: کتب خانہ الفرقان'
کچہری روڈ، لکھنؤ، صفحہ: 6/5

مذکورہ بالا عبارت سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ میلاد' فاتحہ' قیام' عرس وغیرہ کی بنیاد پر دیو بندی' بریلوی اختلافات کو قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ تو اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ اختلافات کی بنیاد کیا ہے؟ اور ان بنیادی اختلافات کی ابتدا کب ہوئی؟ اور کس نے کی؟ آیئے تاریخ کے حقائق و شواہد کی روشنی سے اس سوال کا جواب ڈھونڈیں لیکن اس میں ہم ایک پابندی یہ کریں گے کہ حوالہ صرف مکتبۂ فکر دیو بندی کی کتاب سے اخذ کریں گے تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ ہمارے مخالفین نے ہمیں بدنام کرنے کیلئے لکھ مارا ہے۔

تاریخ کے صفحات الٹنے سے پتہ چلے گا کہ فرقہء نجدیہ وہابیہ کی بنیاد محمد بن عبدالوہاب نجدی نے رکھی اور ایک کتاب عربی زبان میں بنام "التوحید" تصنیف کی' اس کتاب میں اس نے انبیاءِ کرام اور اولیاءِ عظام کی شان میں جی بھر کے گستاخیاں کیں۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ " تقویت الایمان" کے نام سے مولوی اسماعیل دہلوی نے برطانوی حکومت کے ایماء و اشارے و نیز مالی تعاون سے کیا۔ اس کتاب کو پورے ہندوستان میں پھیلایا گیا۔ اس کتاب میں جو مضامین تھے وہ اتنے گستاخانہ تھے کہ پورے ہندوستان میں اس کی وجہ سے اختلافات شروع ہو گئے۔

ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیں :۔

"خان صاحب نے فرمایا کہ مولوی
اسماعیل صاحب نے تقویت الایمان اول
عربی میں لکھی تھی چنانچہ اس کا ایک نسخہ

marfat.com

مولوی نصر اللہ خاں خورجوی کے کتب

خانہ میں بھی تھا۔ اس کے بعد مولانا نے

اسے اردو میں لکھا اور لکھنے کے بعد اپنے

خاص خاص لوگوں کو جمع کیا جن میں سے

سید صاحب' مولوی فریدالدین مراد

آبادی' مومن خاں' عبداللہ خاں علوی

بھی تھے اور ان کے سامنے تقویت

الایمان پیش کی گئی اور فرمایا کہ میں نے یہ

کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس

میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آگئے ہیں

اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے۔ مثلاً

ان امور کو جو شرکِ خفی[185] تھے

شرکِ جلی[186] لکھ دیا گیا ہے' ان وجوہ

سے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت

سے شورش[187] ضرور ہو گی۔ اگر میں

یہاں رہتا تو ان مضامین کو آٹھ دس برس

میں بتدریج[188] بیان کرتا لیکن اس وقت

میرا ارادہ حج کا ہے اور وہاں سے واپسی کے

بعد عزمِ جہاد

marfat.com

ہے' اس لئے اس کام سے معذور ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ دوسرا اس بار کو اٹھائے گا نہیں اس لئے کہ میں نے یہ کتاب لکھ دی ہے گو اس سے شورش ہو گی مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کے خود ٹھیک ہو جائیں گے۔ میرا خیال ہے اگر آپ حضرات کی رائے اشاعت کی ہو تو اشاعت کی جاوے' ورنہ اسے چاک کر دیا جاوے۔ اس پر ایک شخص نے کہا کہ اشاعت تو ضرور ہونی چاہئے مگر فلاں فلاں مقام پر ترمیم (189) ہونی چاہئے۔ اس پر مولوی

عبدالحئ صاحب' شاہ اسحاق صاحب اور عبداللہ خاں و مومن خاں نے مخالفت کی اور کہا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں۔ اس پر آپس میں گفتگو ہوئی اور گفتگو کے بعد بالاتفاق یہ طے پایا کہ ترمیم کی ضرورت نہیں ہے اور اسی طرح شائع ہونی چاہئے چنانچہ اسیطرح اس کی اشاعت ہو گئی"۔

"ارواح ثلثہ" مرتب: مولوی ظہور الحسن کسولوی
ناشر: کتب خانہ امداد الغرباء' سہارنپور (یو۔پی) باب 6' حکایت 59 صفحہ: 80

marfat.com

"ارواحِ ثلثہ" کی مندرجہ بالا عبارت کو ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ توجہ اور غور و فکر کے ساتھ ملاحظہ فرمایئے خصوصاً وہ جملہ کہ "ان امور کو جو شرکِ خفی تھے شرکِ جلی لکھ دیا گیا ہے" جس کا مطلب صاف ہے کہ اس کتاب میں حد سے زیادہ تشدد اور زیادتی کی گئی ہے کیونکہ جو امور شرکِ خفی ہیں وہ یقیناً مذموم (190)، مغضوب (191)، معتوب (192) اور ناپسندیدہ ضرور ہیں لیکن اس کے ارتکاب سے مرتکب (193) دائرہ اسلام سے خارج اور زمرۂ (194) مشرکین میں شامل نہیں ہو جاتا' مثلاً حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ "اَلرِّيَاءُ شِرْكٌ خَفِي" یعنی ریاکاری پوشیدہ شرک ہے' "ریاکاری" یعنی کہ دکھاوے کیلئے عبادت کرنی یا خود کا شمار متقی' پرہیزگار اور عبادت گزار میں ہو اس نیت سے دکھاوے کیلئے لوگوں کے سامنے عبادت کرنا' اعمالِ صالحہ کرنا یا اس کا ذکر کرنا' احادیث میں ریاکاری کی سخت مذمت کی گئی ہے۔ سخت سے سخت وعیدیں اس کے تعلق سے بیان کی گئی ہیں' یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ ریاکار شخص کی عبادت مقبول نہیں بلکہ مردود ہوتی ہے۔ ایسا شخص ثواب کی بجائے عذاب کا مستحق ہوتا ہے' نیکی کے بدلے گناہ پاتا ہے' لیکن ایسا شخص اسلام سے خارج نہیں ہوتا اور نہ ہی اس پر شرک کا اطلاق کیا جا سکتا ہے۔ البتہ وہ شخص اپنی ریاکاری کی وجہ سے گنہگار ضرور ہے۔ لیکن اس پر شرک کا فتویٰ صادر نہیں کیا جائے گا' افسوس کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے ایسے مرتکب کو شرکِ جلی کا مجرم قرار دیکر شرک کے فتوؤں کی "مشین گن" چلادی۔

ایک اور امر بھی غور طلب اور لائقِ توجہ ہے کہ کتاب کے مصنف کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ میں نے اس کتاب میں تشدد برتا ہے اور اپنے اس تشدد کے

marfat.com

نتائج کا اندیشہ و خطرہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ "اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہو گی" صرف شورش ہو گی' نہیں کہا بلکہ "ضرور" لفظ کے اضافے سے یقین کے درجے میں بات کہی جارہی ہے کہ اس کتاب کی اشاعت مسلمانوں کے مابین شورش کا باعث بنے گی۔ لیکن مصنف کی شقاوتِ قلبی[195] کا کیا کہنا کہ اس شورش کو جو کہ مسلمانوں کے درمیان پھیلنے والی تھی اس کو کتنے ہلکے پھلکے انداز میں نظر انداز کرتے ہوئے کہا کہ "مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے"۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ بقول مصنف لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جانے والے لوگ کون تھے ؟ کیا تقویۃ الایمان کتاب کی اشاعت سے ہندو مسلم فسادات ہونے والے تھے ؟ یا سکھ مسلم یا سکھ ہندو کے درمیان قومی[196] تناؤ اور جنگ ہونے والی تھی ؟ نہیں...... کیونکہ اس کتاب کی اشاعت سے دیگر مذاہب کے لوگوں کو کوئی سروکار[197] نہ تھا' ہاں! اگر نسبت تھی تو صرف مسلم قوم کو تھی' کیونکہ یہ کتاب قرآن اور حدیث کے حوالوں سے لکھی گئی تھی۔ قرآن و حدیث سے غلط استدلال[198] کر کے ان امور پہ کاری[199] ضرب لگائی گئی تھی جو صدیوں سے ملتِ اسلامیہ میں ایمانی اور اسلامی افعال کی حیثیت سے رائج تھے۔ اس کتاب میں انبیاءِ کرام اور اولیاءِ عظام کی شان میں جو گستاخانہ جملے لکھے گئے تھے وہ نہ صرف کسی بھی مومن کے لئے ناقابلِ برداشت تھے' بلکہ انبیاء و اولیاء سے محبت کا اظہار کرنے والے جائز اور مستحب کاموں کے کرنے والے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں اہلِ ایمان کو یک لخت مشرک قرار دیکر ایک عظیم فتنہ برپا کیا گیا تھا لہٰذا قومِ مسلم کی اکثریت نے اس کتاب کی مخالفت کی اور ہر جگہ اس کتاب کی وجہ سے فتنہ و فساد شروع ہو گئے۔ گھر گھر میں خانہ جنگی' محلوں میں تناؤ' مسجدوں میں مار پیٹ' مدرسوں میں لڑائی' برادری میں تنازعہ' دوستوں میں تضادِ رائے' بھائی بھائی میں نظریاتی اختلافات' باپ

marfat.com

بیٹے میں عقائدی تصادم وغیرہ یہ سب کچھ صرف مولوی اسماعیل دہلوی کی رسوائے زمانہ کتاب "تقویۃ الایمان" کی بدولت ہوا' اس وقت سے لیکر آج تک قومِ مسلم' مذہب کے نام پر آپسی جنگ میں ایسی منہمک ہے کہ وہ اپنی ترقی کی جانب نظرِ التفات کرنا بھی بھول گئی اور ایک عظیم فتنہ جو قیامت تک کے لئے ملتِ اسلامیہ کے اتحاد کو ناسور[200] کی حیثیت سے ملیا میٹ کر رہا ہے وہ صرف اس کتاب کی وجہ سے ہوا' لیکن وائے حسرت۔[201] کتاب کا سنگدل مصنف کتنی بے غیرتی سے کہہ رہا ہے "لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے" ٹھیک کیا ہونگے! بلکہ ملت کا اتحاد ٹھکانے لگا دیں گے' بے غیرت مصنف کی بے جا توقع ناتمام رہی۔

خیر! جو ہونا تھا وہ ہوا' کتاب کی اشاعت کے مضر[202] اثرات ہمارے سامنے ہیں' اس وقت کے جو حالات تھے اس کا جائزہ لینے کیلئے ایک عبارت ملاحظہ فرمائیں: (خود مولوی ابوالکلام آزاد نے اعتراف کیا ہے کہ)......

> "مولانا اسماعیل شہید' مولانا منور الدین کے ہم درس تھے' شاہ عبدالعزیز کے انتقال کے بعد جب انہوں نے "تقویۃ الایمان" اور "جلاء العینین" لکھیں اور ان کے مسلک کا ملک بھر میں چرچا ہوا تو تمام علماء میں ہلچل پڑ گئی"۔

"آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی" مولفہ مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی'
ناشر: مکتبہ خلیل اردو بازار' لاہور (پاکستان) صفحہ: 48

marfat.com

پورے ملک میں آگ لگ گئی، عوام کے ساتھ ساتھ علماء میں بھی کہرام مچ گیا۔ "تقویۃ الایمان" کی اشاعت میں انگریزوں نے بھرپور مالی تعاون کیا۔ یہ کتاب بڑی بھاری تعداد میں چھاپ کر ملک کے گوشے گوشے اور کونے کونے تک پہنچائی گئی۔ اس کتاب نے ملتِ اسلامیہ کے لوگوں کے دن کا چین اور رات کی نیند تک چھین لی۔ قومِ مسلم کا اتحاد و اتفاق چکنا چور ہو گیا، لوگ ایک عجیب ذہنی الجھن کا شکار تھے کیونکہ تقویۃ الایمان میں آیاتِ قرآنی اور احادیثِ نبوی کے تراجم و مفہوم کو توڑ مروڑ کر غلط اور اپنی حسبِ منشاء[203] تاویلات[204] کی گئی تھیں۔ سادہ لوح مسلم، قرآن و حدیث کے نام سے متاثر و مرعوب ہو کر بہکاوے میں آگئے اور گمراہیت کے سیلاب میں بہہ گئے، نتیجتاً لاکھوں کی تعداد میں لوگ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور ایک نیا فرقہ بنام "نجدی وہابی فرقہ" سرزمین ہندوستان میں نمودار ہوا۔ ملک کا ماحول نئے مذہب کی گندگی سے آلودہ ہو گیا تھا۔ لوگ بے چین تھے، پریشان تھے، مضطرب تھے، مغموم تھے، شش و پنج میں تھے، تذبذب میں تھے، ایسے پراگندہ ماحول میں علمائے حق کی ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوئی اور اس جماعت کے علماء "**اعلاء کلمۃ الحق**" کا فریضہ انجام دیتے ہوئے وہابی نجدی فتنے کا سدباب کرنے کیلئے گرمجوشی سے میدان عمل میں آئے اور اپنی حسبِ استطاعت خدمات انجام دیں جس کی تفصیل اختصار کے ساتھ پیشِ خدمت ہے۔

مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب "تقویۃ الایمان" کے رد میں اس وقت تقریباً تیس سے زائد کتابیں تصنیف کی گئیں اور متعدد علماء کرام نے تردیدی کارنامے انجام دیئے۔ ان علمائے کرام میں سے چند مشہور و معروف علمائے حق کے اسمائے گرامی حسبِ ذیل ہیں :۔

marfat.com

(1) امامِ منطق وفلسفہ حضرت علامہ مفتی فضلِ حق خیر آبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنہوں نے اسماعیل دہلوی سے 1240ھ میں دہلی کی جامع مسجد میں مناظرہ کیا اور مولوی اسماعیل دہلوی کو شکستِ فاش دی۔ علاوہ ازیں آپ نے اسماعیل دہلوی کے رد میں ''امتناع النظیر[205]'' اور ''تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ[206]'' کتابیں لکھیں۔

(2) مولوی ابوالکلام آزاد کے والد حضرت مولانا خیر الدین علیہ الرحمہ نے دس مبسوط جلدوں میں ''رجم الشیاطین[207]'' کے نام سے تقویۃ الایمان کا رد لکھا۔

(3) حضرت مولانا فضلِ رسول بدایونی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے تقویۃ الایمان کے رد میں ''سوط الرحمٰن[208]'' اور ''سیف الجبار[209]'' کتابیں لکھیں۔

(4) حضرت مولانا مفتی صدر الدین آزردہ۔

(5) حضرت مولانا منور الدین دہلوی جنہوں نے اسماعیل دہلوی سے مناظرہ کیا' متعدد کتابیں تصنیف فرمائیں اور حرمین شریفین سے فتویٰ منگوایا۔

(6) حضرت مولانا رشید الدین دہلوی۔

(7) حضرت مولانا مخصوص اللہ دہلوی۔

(8) حضرت علامہ رحمت اللہ کیرانوی۔

(9) حضرت مولانا شجاع الدین خاں۔

(10) حضرت مولانا شاہ محمد موسیٰ۔

(11) حضرت مولانا عبد الغفور اخوند پیر طریقت۔

(12) حضرت مولانا میاں نصیر احمد سواتی۔

marfat.com

(13) حضرت مولانا حافظ دراز پیشاوری شارح بخاری شریف۔

(14) حضرت مولانا محمد عظیم اخوند سواتی۔

(15) حضرت مولانا شاہ احمد سعید مجددی۔

(16) حضرت مولانا شاہ عبدالمجید بدایونی۔

(17) حضرت مولانا کفایت اللہ کافی مراد آبادی۔

علاوہ ازیں ملک کے طول و عرض سے متعدد علمائے کرام نے وہابی نجدی فرقہ کے رد میں اپنی ناقابلِ فراموش خدمات پیش کیں۔ مولوی اسماعیل دہلوی اور اس کے ہم عقیدہ عناصر پر کفر کے فتوے صادر فرمائے۔ ایک اقتباس ہدیہء ناظرین ہے:

> ”ان کے رد میں سب سے زیادہ سرگرمی بلکہ سربراہی مولانا منور الدین نے دکھائی۔ متعدد کتابیں لکھیں اور 1240ھ والا مشہور مباحثہ جامع مسجد دہلی میں کیا۔ تمام علمائے ہند سے فتویٰ مرتب کرایا، پھر حرمین سے فتویٰ منگایا“۔

”آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی“ مولف: مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی
ناشر: مکتبہ خلیل، لاہور (پاکستان) صفحہ نمبر: 48

ہندوستان اور حرمین شریفین کے علمائے کرام نے عقائدِ وہابیہ نجدیہ کے خلاف فتاویٰ صادر فرما کر ملتِ اسلامیہ کی عظیم خدمت انجام دی اور سادہ لوح مسلمانانِ ہند کو ان کے دامِ فریب (210) سے بچالیا۔ حضرت مولانا منور الدین رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر خدا کی رحمت کے کروڑوں پھول قیامت تک نازل ہوں کہ انہوں نے ملتِ اسلامیہ کی خدمت کیلئے تمام علمائے حق کو متحد کیا، ان علماء سے عقائدِ باطلہ ضالہ نجدیہ کے خلاف فتویٰ مرتب کرایا۔ یہاں تک کہ حرمینِ شریفین سے فتویٰ منگایا۔ ان کا

marfat.com

یہ احسان مسلمانانِ اہلسنت قیامت تک یاد رکھیں گے۔

علمائے ہند اور علمائے حرمین شریفین کے فتاویٰ نے فرقہ نجدیہ وہابیہ کے عقائدِ باطلہ ضالہ سے عوام کو متنبہ (211) اور متنفر (212) کر دیا۔ ان کی بے دینی ظاہر ہو گئی۔ عوام اب ان کے کفریات سے مطلع ہو کر ان کو ذلت و حقارت کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔ وہابی اب قومِ مسلم سے کٹ کر الگ ہو گئے تھے کیونکہ اب علماء و عوام' وہابیوں کے حق میں اتنے سخت تھے کہ ان کی سختی کا اندازہ مولوی عبدالکلام آزاد کے والد مرحوم حضرت مولانا خیر الدین رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات سے ہو جائے گا۔ خود مولوی ابوالکلام آزاد نے اپنے والد کے نظریات کا تذکرہ اس طرح کیا ہے کہ :

> "وہ وہابیوں کے کفر پر وثوق کے ساتھ یقین رکھتے تھے۔ انہوں نے بارہا فتویٰ دیا کہ وہابیہ یا وہابی کے ساتھ نکاح جائز نہیں"۔

"آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی"

مولف : مولوی عبدالرزاق ملیح آبادی

ناشر : مکتبہ خلیل' لاہور (پاکستان) صفحہ نمبر 135

اب ہم پھر ایک مرتبہ تاریخ کو ٹٹولیں مذکورہ بالا حالات اور ماحول 1240ھ اور 1246ھ کے درمیان کا ہے کیونکہ مولوی اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان 1240ھ میں تصنیف کی تھی اور مولوی اسماعیل دہلوی کو صوبہ پنجاب اور سرحد کے سنی مسلمانوں نے بمقام بالاکوٹ 1246ھ میں قتل کر دیا تھا۔ اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے عقائدِ وہابیہ کی سرحد میں تشہیر کی تو سرحد کے سنی مسلمانوں نے اسکا انکار کیا اور مخالفت کی تو مولوی اسماعیل دہلوی نے کفر کا فتویٰ دیکر ان پر جنگ مسلط کر دی' اسی جنگ میں وہ مارا گیا۔

marfat.com

اب ہم تاریخی شواہد کی روشنی میں ایک اہم مرحلہ پر آپہنچے ہیں اور وہ یہ ہے کہ:۔

☆	مولوی اسماعیل دہلوی کی پیدائش :12ربیع الثانی 1193ھ
☆	مولوی اسماعیل دہلوی کی موت : 24ذی الحجہ 1246ھ
☆	امام احمد رضا محدث بریلوی کی پیدائش : 10 شوال 1272ھ
☆	امام احمد رضا محدث بریلوی کاوصال : 25صفر 1340ھ

مذکورہ حقیقت کی بناء پر مولوی اسماعیل دہلوی کی موت اور امام احمد رضا محدث بریلوی کی پیدائش کے درمیان "26سال" کا فاصلہ ہے اور 1240ھ میں جب تقویۃ الایمان شائع ہوئی اور علمائے حق نے فرقہ وہابیہ نجدیہ کے عقائد باطلہ پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا وہ وقت امام احمد رضا محدث بریلوی کی پیدائش سے "تقریباً 32سال قبل" کا تھا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ 1240ھ میں سب سے پہلے وہابیوں پر کفر کا فتویٰ دینے والے اس وقت کے علمائے حق کیا "بریلوی" تھے؟ کیا انہوں نے امام احمد رضا محدث بریلوی کے کہنے 'اکسانے' مشتعل کرنے 'اور بھکانے کی وجہ سے کفر کا فتویٰ دیا تھا؟ نہیں...... ہرگز نہیں' کیونکہ جب یہ فتویٰ دیا گیا تھا اس وقت تک امام احمد رضا اس دنیا میں تشریف بھی نہیں لائے تھے بلکہ اس فتویٰ کے "تقریباً 32سال" کے بعد آپ کی ولادت ہوئی ہے۔

ایک اہم بات کی وضاحت یہاں پر کر دینا اشد ضروری ہے کہ 1240ھ میں علمائے اسلام نے فرقہ وہابیہ نجدیہ پر کفر کا جو فتویٰ دیا تھا' وہ فتویٰ دینا ایسا ضروری تھا کہ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ ہی نہ تھا۔ ملتِ اسلامیہ پر اُمڈ کر آنے والے نجدی فتنہ کے سیلاب کے سامنے وہ فتویٰ آہنی دیوار کی حیثیت رکھتا تھا۔ اس وقت ماحول یہ تھا کہ مولوی اسماعیل دہلوی اور اس کے ہمنواؤں کی بے اعتدالیاں حد سے تجاوز کر گئی تھیں۔

marfat.com

لاکھوں کی تعداد میں مسلمانانِ اہلسنت کو کافر اور مشرک قرار دیکر ان کے اموال کو لوٹنا اور ان کو بیدردی اور بے رحمی سے موت کے گھاٹ اتارنا ایک معمولی بات تھی۔ بے قصور مسلمانوں پر یہ ظلم و ستم اس لئے روا[213] رکھے گئے تھے کہ انہوں نے وہابی نجدی عقائد تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا۔ ایک تاریخی دستاویز پیش خدمت ہے:

> "1830ء میں سید احمد بریلوی اور محمد اسماعیل دہلوی نے پیشاور، مردان اور سوات کی مسلم آبادی کو بزورِ شمشیر محکوم بنا کر سردار پائندہ خان کو پیغام بھجوائے اور خود مل کر بیعت کی دعوت دی۔ جب وہ بیعت پر تیار نہ ہوا تو سید صاحب نے اس پر کفر کا فتویٰ لگا کر چڑھائی کر دی"۔

"تاریخ تناولیاں" مصنف: سید مراد علی علیگڑھی
ناشر: مکتبہ قادریہ لاہور (پاکستان) کا تعارف
صفحہ نمبر 2 از محمد عبدالقیوم جلوال

صرف بیعت نہ کرنے کے جرم میں کتنی بڑی سزا دی جا رہی ہے، سردار پائندہ خان کا جرم کیا تھا؟ صرف یہی کہ اس نے وہابی نجدی عقائد قبول کرنے اور وہابیوں کے پیشوا کے ہاتھ پر بیعت کرنے سے انکار کیا۔ گویا کفر کا فتویٰ لگانا ایک معمولی بات تھی کہ دھڑاک سے لگا دیا؟ کیا اپنی ٹولی اور گروہ میں شمولیت سے انکار کرنے والے کو اس طرح کفر کے فتوے سے نوازنا مناسب ہے؟ صرف سردار پائندہ خان ہی نہیں بلکہ سرحدی علاقے میں بسنے والے بیشمار مسلمان عوام اور ان قبائل کے سردار بھی اسی طرح وہابی نجدی لشکر کے ظلم و تشدد کا نشانہ بنے تھے۔ بے گناہ اور بے قصور مسلمانوں کو اپنا شکار بنانے کیلئے وہابیوں کے مقتداء[214] کیسی کیسی ترکیبیں اور حیلے بہانے ایجاد

marfat.com

کرتے تھے۔ ملاحظہ فرمائیں:

"یہاں پر دو معاملے درپیش ہیں' ایک تو مفسدوں اور مخالفوں کا ارتداد ثابت کرنا اور قتل و خون کے جواز کی صورت نکالنا اور ان کے اموال کو جائز قرار دینا"۔

"مکتوبات سید احمد شہید" (اردو ترجمہ) مترجم: سخاوت مرزا
ناشر: نفیس اکیڈمی کراچی (پاکستان) صفحہ نمبر 241

ایک اور تاریخی شہادت پیشِ خدمت ہے:

"آپ کی اطاعت تمام مسلمانوں پر واجب ہوئی' جو آپ کی امامت سرے سے تسلیم نہ کرے یا تسلیم کرنے سے انکار کردے' وہ باغی مستحل الدم[215] ہے اور اس کا قتل کفار کے قتل کی طرح خدا کی عین مرضی ہے۔ معترضین کے اعتراضات کا جواب تلوار ہے' نہ کہ تحریر و تقریر"۔

"سیرت سید احمد شہید" مصنف: سید ابوالحسن علی ندوی
ناشر: ایم ایچ سعید اینڈ کمپنی کراچی (پاکستان) صفحہ نمبر 485

مذکورہ دونوں اقتباسات کا گہری نظروں سے مطالعہ فرمائیں اور غور و فکر کریں کہ وہابی نجدی گروہ کے مقتدا کیسے کیسے ہتھکنڈے ایجاد کرتے تھے۔ تلوار کی طاقت کے بل بوتے پر وہابیت پھیلانے میں ایسے جری[216] تھے کہ عقائدِ باطلہ کو تسلیم نہ کرنے والے سادہ لوح مسلمانوں پر عناداً[217] کفر کے فتوے تھوپے اور ان فتووں کی آڑ میں مسلمانوں کا مال لوٹا اور انہیں قتل تک کرنا جائز قرار دیا' صرف جائز ہی نہیں قرار دیا

marfat.com

بلکہ خدا کی عین مرضی قرار دیکر اپنی شقاوتِ قلبی کا ثبوت دیا۔

اسلامی تاریخ کے سیاہ اوراق کی حیثیت سے وہابی نجدی تحریک ہمیشہ بدنام رہے گی کیونکہ اس تحریک کو نام نہاد "جہاد" کہہ کر اس کے ضمن میں بے گناہ و بے قصور مسلمانوں پر ظلم و ستم، تعصب و تشدد اور جبری تسلط کے وقت صرف اسلامی اخلاق و روایات اور جذبہء اخوت ہی نہیں بلکہ انسانیت کا بھی سرِ عام خون کیا گیا۔ تفریق (218) بین المسلمین، تذلیل (219) مسلمین، تہلیک مسلمین (220)، تکفیر مسلمین (221) اور تقتل مسلمین (222) کا بازار اتنا گرم تھا کہ وہابی نجدی لشکر کے نام نہاد مجاہدین کے نزدیک ایک کلمہ گو مسلمان کو مار ڈالنا اور ایک چیونٹی کو مسل دینا دونوں برابر تھا۔ لوگوں کے جان، مال حتیٰ کہ اس کے ایمان کا فیصلہ بھی وہابیوں کے ہاتھوں میں تھا۔ کون مومن؟ کون کافر؟ کون مرتد؟ کون مشرک؟ کون زندہ رہنے کا حقدار؟ کس کو مرنا چاہئے؟ ان تمام امور کے فیصلہ وہابی نجدی فرقے کے امامِ اول کے اشارے پر ہوتے تھے، اگر وہابیوں کے مقتدا کو امیر المومنین تسلیم کر کے اس کے ہاتھ پر بیعت ہو گئے اور ان کے عقائدِ باطلہ ضالہ سے اتفاق کر لیا تو اب مومن و متقی و پرہیزگار و مجاہد و غازی کے القابات سے نوازش ہو رہی ہے اور ہمیشہ سلامت و عیش میں رہو، کے نعرے بلند ہوں اور اگر کوئی عاشقِ رسول ﷺ اپنی فراستِ ایمانی (223) سے ان وہابیوں کی حقیقت سے واقف ہو کر ان کے عقائدِ فاسدہ سے اختلاف کر کے بیعت ہونے سے انکار کرے تو وہ بیچارہ ان ظالموں کے غضب و تشدد کا شکار بنا ہی سمجھو۔ کافر، مشرک، مرتد، بدعتی کے الزامات کے نوکیلے کانٹے اسکے قلب کو چھلنی کرنے کے لئے تیار ہی تھے اور ساتھ میں اس پر کافر و مشرک کے فتاویٰ صادر کر کے، خود ساختہ وہابیوں کے امیر المومنین کے ایماء و اشارے پر اس کے ساتھ ہر طرح کا ظلم و ستم جائز سمجھا جاتا

marfat.com

تھا۔ اس پر طرہ یہ (224) کہ مقتولین کی بیواؤں کو ایامِ عدت میں بھی ان کے ساتھ جبراً و مجبوراً نکاح کا ناٹک کھیل کر اپنی ہوس پورا کرنے کیلئے گھروں سے گھسیٹ کر اٹھا لے جاتے تھے۔

یہاں اتنی گنجائش نہیں کہ ان تمام واقعات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا جائے۔ اگر ان تمام واقعات ظلم و ستم کی بالاستیعاب (225) تفصیلی معلومات حاصل کرنی ہو تو فقیر کی تصنیف کردہ کتاب ''بھارت کے دوست اور دشمن'' و نیز ''اسلام اور بھارت کے غدار کون؟'' کا مطالعہ کریں۔

الختصر! کفر اور شرک کے فتوے اتنے عام کر دیئے گئے تھے کہ اس دور میں ایک مسلمان کو کافر قرار دینا ہر کام سے زیادہ آسان تھا' حالانکہ کسی مسلمان پر کفر کا فتویٰ دینا مشکل سے مشکل کام ہے۔ متکلم' کلام' تکلم' الزام' لزوم' تاویل' صراحت' احتمال' ایہام' ظاہر معنی کلام' لغوی پہلو' محاورات' اصطلاح' الفاظ ظن خیر' وصولِ نیت' وغیرہ اہم اہم اور ضروری امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے جب وجہء کفر ''اظہر من الشمس (226)'' کی طرح ثابت ہو' تب کہیں کفر کا فتویٰ صادر کیا جاتا ہے بلکہ حتی الامکان یہ کوشش کی جاتی ہے کہ اس کے قول کی کوئی مناسب تاویل کر کے بھی اس کو کفر سے بچایا جائے۔ لیکن یہاں تو اندھا دھند بات بات میں کفر اور شرک کے فتوٰی کی مشین گن ہی چلائی جا رہی تھی۔

علمائے اہلِ سنت نے فرقہء وہابیہ نجدیہ پر کفر کے فتاویٰ صادر فرمائے۔ اسکی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ تقویۃ الایمان میں انبیاءِ کرام اور بزرگانِ دین کی مقدس بارگاہوں میں ایسے ایسے ناپاک اور گستاخانہ جملے لکھے گئے تھے جو اصولِ عقائد اور شروطِ ایمان کی رو سے یقیناً کفر پر مشتمل تھے۔ جن کا لکھنا' سننا' روا رکھنا خلافِ ایمان تھا لیکن

marfat.com

پھر بھی علمائے اہلسنت نے ضبط اور تحمل کا دامن نہ چھوڑا۔ اتمامِ حجت[227] کی تمام شرائط پوری کرنے کے بعد ان عبارات پر غور و فکر کیا' قرآن وحدیث کی روشنی میں انکو پرکھا' ضروریاتِ دین کے اصول و قوانین کے ترازو میں تولا' علمائے متقدمین کی معتبر و مستند کتب سے ٹٹولا' تاویلات کے امکانات بھی جانچے' لیکن ہر طرف سے جب وہ ناکام و مایوس ہوگئے تب انہوں نے مفادِ دین اور دینی بھائیوں کے ایمان کے تحفظ کی نیت سے خیر کو ملحوظ رکھ کر تکفیر فرمائی......ایک حوالہ :

> "ان کی تحریرات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے ابتداء میں مولانا اسماعیل اور ان کے رفیق اور شاہ صاحب کے داماد مولانا عبدالحئی کو بہت کچھ فہمائش[228] کی اور ہر طرح سے سمجھایا' لیکن جب ناکامی ہوئی تو بحث ورد میں سرگرم ہوئے"

"آزاد کی کہانی خود آزاد کی زبانی" مولف : مولوی عبد الرزاق ملیح آبادی
ناشر : مکتبہ خلیل' لاہور (پاکستان) صفحہ نمبر 48

مندرجہ بالا عبارت میں خود مولوی ابوالکلام آزاد اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ حضرت مولانا منور الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اتمامِ حجت کا فریضہ انجام دینے میں کوتاہی نہیں کی۔ روبرو جاکر افہام و تفہیم کے ذریعہ بھی کوشش فرمائی لیکن جب سنگ دل پگھلا ہی نہیں تب اس پر حکم شرعی نافذ کر کے اپنی شرعی ذمہ داری کو پورا کیا۔

"توجہ طلب"

قارئین کی خدمت میں مؤدبانہ التماس ہے کہ آپ اپنی توجہاتِ عمیق

marfat.com

سے اس دور کے حالات کا جائزہ لیں اور تجزیہ فرمائیں کہ کفر کے فتوے کی ابتداء کہاں سے ہوئی ہے؟ کس نے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں مسلمانوں کو کافر اور مشرک کہا؟ اور ملتِ اسلامیہ کے ساتھ ظلم و ستم کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی، غالبًا نہیں بلکہ یقینًا آپ کا نتیجۂ فکر یہی ہو گا کہ "فرقۂ وہابیہ نجدیہ کے اکابرین و متوسلین نے"۔ دوسری جانب یہ بھی ملاحظہ فرمایئے کہ ان ظالم وہابیوں کے خلاف حکمِ شرعی نافذ کرنے والے علمائے حق نے کتنی احتیاطوں کو ملحوظ رکھ کر تکفیر فرمائی ہے۔

مزید ایک بات بھی آپ مستقلاً [229] ذہن نشین رکھیں کہ ان تمام حوادثات [230] میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کا کہیں بھی ذکر نہیں آیا اور یقینی بات ہے کہ ان کا ذکر آ بھی نہیں سکتا کیونکہ ابھی آپ اس دنیا میں تشریف نہیں لائے تھے۔ یہ سارا ماحول آپ کی ولادت سے ربع صدی [231] قبل کا ہے، جس سے ہم ایک نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ "کفر کا فتویٰ دینے کی ابتداء کرنے کا امام احمد رضا پر جو الزام عائد کیا جا رہا ہے وہ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے"۔ بلکہ آپ یہ حقیقت جان کر حیرت زدہ ہوں گے کہ جس کو بات بات میں کفر کا فتویٰ دینے والا کہہ کر بدنام کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی اس امام احمد رضا محدث بریلوی نے امام الطائفہ مولوی اسماعیل دہلوی پر کفر کا فتویٰ دینے سے احتیاط کرتے ہوئے کفِ لسان [232]، فرمایا۔ جس کی تفصیل آپ اگلے صفحات میں ملاحظہ کریں گے۔

دور حاضر میں مسئلۂ تکفیر کے تعلق سے امام احمد رضا محدث بریلوی کے خلاف جو تحریک چلائی جا رہی ہے وہ اتنے وسیع پیمانے پر ہے کہ حقیقت سے ناآشنا بہت

marfat.com

سے حضرات اس کے دامِ فریب میں آگئے ہیں اور ناواقفیت کی وجہ سے امام احمد رضا کی مخالفت و تذلیل میں نہ جانے کیا کیا کہتے اور کرتے رہتے ہیں۔ کفر کے فتوے کی تمام ذمہ داری صرف اکیلے امام احمد رضا کے سر تھوپی جارہی ہے' بلکہ اس میں حد درجہ غلو بھی کیا جارہا ہے۔ اس سازش میں مکتبۂ دیوبند اکیلا نہیں بلکہ تمام فرقہ ء باطلہ اس میں شامل ہیں۔ حیرت تو اس بات پر ہوتی ہے کہ جبکہ ان میں آپس میں اصولی اور فروعی اختلافات وسیع پیمانے پر ہیں لیکن "دشمن کا دشمن اپنا دوست" اس نظریہ کے تحت انہوں نے صرف امام احمد رضا محدث بریلوی کی دشمنی میں باہم اتحاد کیا ہے۔ لیکن اس اتحاد کی وجہ کیا ہے؟ صرف یہی کہ تمام کے سینے کلکِ رضا کے نیزے کی مار سے چھلنی ہیں۔ امام احمد رضا نے تمام فرقۂ باطلہ کی تردید میں نمایاں کردار ادا فرمایا ہے اور وہ کردار صرف اصولی مسائل تک ہی محدود نہیں بلکہ فروعی مسائل میں بھی جہاں جہاں باطل پرستوں نے رخنہ اندازی(233) کی وہاں وہاں امام احمد رضا نے ان کا تعاقب کیا اور اپنی نادرِ روزگار تصانیف سے ان کو قیامت تک کیلئے ساکت و مبہوت کردیا۔ جہاں تک فرقۂ وہابیہ نجدیہ کا معاملہ ہے وہاں یہ حقیقت بھی پوشیدہ نہیں کہ ہندوستان میں جب اس فرقہ ء باطلہ کا وجود نمودار ہوا تو اس وقت کے بہت سے علمائے اہلسنت نے اس کا سدِباب فرمایا یہاں تک کہ کفر کے فتوے بھی صادر فرمائے لیکن اس وقت کے ان تمام علمائے اہلسنت سے اعراض کرکے صرف امام احمد رضا محدث بریلوی ہی کو کیوں نشانہ بنایا گیا ہے؟ اور اپنی تمام تر طاقت و قوت صرف امام احمد رضا کی شخصیت کو مجروح کرنے کیلئے کیوں استعمال کی جارہی ہے؟

بلاشک وشبہ! 1240ھ کے پرفتن دور کے علمائے حق نے فرقہ ء وہابیہ کی تردید اور بیخ کنی میں اہم اور نمایاں کردار ادا کیا اور فرقہ ء وہابیہ کی بنیادیں ہلادیں لیکن ان حضرات کی یہ خدمات اصولی مسائل تک محدود تھیں۔ علاوہ ازیں وہ دور وہابیت کا

marfat.com

ابتدائی دور تھا اور اس وقت عقائد کے تعلق سے چند ہی گمراہ کن کتابیں رائج تھیں لیکن امام احمد رضا کے دور میں سینکڑوں اصولی مسائل میں فساد' بے شمار فروعی مسائل میں تنازعہ' بے شمار وہابی مولوی' کثرت سے ان کے مدارس' وسیع پیمانے پر مشتمل تنظیمیں' اشاعتی وسائل وغیرہ ایک مسلح فوج کی حیثیت سے فرقہء وہابیہ اپنے شباب پر تھا اس پر طرّہ یہ کہ اس فرقے کو حکومتِ برطانیہ کی پشت پناہی حاصل تھی۔ ایسے نازک حالات میں امام احمد رضا رضی اللہ عنہ نے تن تنہا ہر محاذ پر ان کا ایسا مقابلہ فرمایا کہ ان کی بنیادیں اکھیڑ دیں۔ ماضی کے تمام علمائے اہلسنت نے مجموعی طور پر فرقہء وہابیہ کی تردید میں جو خدمات انجام دی تھیں اس سے کئی گنا زیادہ تردیدی خدمات امام احمد رضا نے تن تنہا انجام دیں۔ مکتبہء فکر وہابیہ دیوبندیہ سے جب بھی کوئی گمراہی اٹھی' چاہے اس کا تعلق اصولِ دین سے ہو یا پھر فروعِ دین سے ہو' بریلی سے اسکا دندان شکن جواب دیا گیا اور حالت یہ ہو گئی تھی کہ امام احمد رضا محدث بریلوی کے قلم کی جلالتِ علمی سے پوری دنیائے وہابیت تھر تھر کانپتی تھی۔ امام احمد رضا کے پیش کردہ دلائل و براہین کا جواب دینے سے دنیائے وہابیت کے تمام کے تمام مصنفین عاجز و قاصر تھے۔

فرقہء وہابیہ کے علاوہ اور بھی بہت سارے فرقے سر اٹھائے ہوئے تھے۔ بڑے بڑے دانشور' ماہر فن' علماء' فضلاء' ادباء' محدث' مفکر' مفسر' مورخ' سائنسدان وغیرہ اس کے حامی' ناشر اور بانی تھے لیکن وہ جب امام احمد رضا کی قلم کی زد میں آئے تو میدانِ علم کی جنگ میں گاجر اور مولی کی طرح کٹ گئے۔ بڑے بڑے ماہرینِ فن اور دنیوی علومِ جدیدہ کے اعلیٰ عہدوں پر فائز نامور لوگ امام احمد رضا کی آہنی دلیلوں کی ضربیں کھا کر چکنا چور ہو گئے۔ امام احمد رضا کی تصانیف کا جواب لکھنے کی ہمت کرنے کا تصور کرنے والے بڑے بڑے قلمکاروں کے ہاتھ کانپ رہے تھے' ان کے قلم کی نوکیں کند ہو چکی تھیں۔

marfat.com

لہٰذا!! انہوں نے مکر و فریب کی راہ اختیار کی۔ علمی دلائل سے صرفِ نظر کر کے انہوں نے جھوٹ کا دامن تھاما' الزامات' افتراء' بہتان اور جھوٹی تہمتیں گھڑنی شروع کیں اور اس میں اتنے منہمک ہوئے کہ دیگر فرقہ ء باطلہ کے افراد سے اتحاد کر کے امام احمد رضا کے خلاف مستقل طور پر ایک منظم سازش کی مہم چلائی اور دن بدن اسے فروغ دیا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی شانِ حق گوئی بے مثال تھی۔ حق گوئی کا فریضہ انجام دینے میں آپ نے کسی کی بھی کوئی رعایت نہیں کی۔ کبھی بھی یہ نہ دیکھا کہ یہ اپنا ہے یا پرایا؟ بلکہ شریعتِ مصطفیٰ ﷺ کے خلاف جس نے بھی سر اٹھایا یا صدائے بے دینی بلند کی تو آپ نے اسکا ایسا تعاقب فرمایا کہ وہ بے صدا ہو گیا۔ کچھ اپنے کہلانے والوں نے فروعی مسائل میں غیر اسلامی نظریات اختیار کئے۔ کسی نے بدعاتِ مروجہ کو فروغ دینے کی کوشش کی' کسی نے عقیدت کے معاملے میں غلو کر کے حدودِ شرعیہ سے تجاوز کرنے کی راہ اختیار کی۔ ایسے وقت میں آپ نے یہ نہ دیکھا کہ یہ سنی ہیں' اپنے ہیں' ان کے ارتکاب کو روا رکھا جائے بلکہ آپ نے صرف اور صرف احکامِ شریعت کا لحاظ کیا اور ان کے غیر مشروع ارتکاب کے خلاف بھی صدائے حق بلند فرمائی۔ نتیجتاً ایک بڑا گروہ بھی دانستہ یا نادانستہ صرف انانیت' ذاتی مفاد' بغض' عناد اور اپنے ارتکابِ جرم پر کی گئی شرعی گرفت کا انتقام لینے کے جذبے کے تحت امام احمد رضا محدث بریلوی کا مخالف بن گیا اور انہوں نے الگ طور[234] سے مخالفت کرنے والی ایک الگ لابی[235] کھڑی کر دی۔ پرائے اور اپنے دونوں کی مخالفت نے ماحول کو اتنا پراگندہ[236] کر دیا ہے کہ امام احمد رضا کو صرف تنقیدی نظر سے ہی دیکھا جا رہا ہے۔ یہی سبب ہے کہ جتنی مخالفت امام احمد رضا محدث بریلوی کی کی گئی ہے' کی جا رہی ہے اور

marfat.com

کی جائے گی اتنی مخالفت آج تک کسی بھی مجدد کی نہیں کی گئی اور غالباً مستقبل میں اور کسی مجدد کی نہیں کی جائے گی۔ لیکن الزامات کے بادلوں میں پوشیدہ ہو جانے کی وجہ سے صداقت کے آفتاب کا وجود ہرگز ختم نہیں ہوتا۔ بدلیاں [237] دھیرے دھیرے ہٹتی جاتی ہیں اور آفتاب نظر آنے لگتا ہے۔ الحمد للہ! ایک عرصہ دراز تک غلط فہمی اور بے بنیاد الزامات کی گھنگور [238] گھٹاؤں میں اوجھل رہنے کے بعد امام احمد رضا کی شخصیت صداقت کے آفتاب کی طرح اب درخشاں [239] ہو رہی ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان نے مخالفین کی کثرت کی کبھی بھی پرواہ نہیں کی کیونکہ......

مجھ کو رسوا بھی اگر کوئی کہے گا تو یونہی
کہ وہی نا' وہ رضا' بندۂ رسوا تیرا

لیکن! افسوس!!

اہلسنت کے ان علماء حضرات (الا ماشاء اللہ) پر جنہوں نے ان الزامات کی عقدہ کشائی کرنے میں کوتاہی اور کاہلی کی۔ امام احمد رضا کے خلاف لگائے جانے والے بے بنیاد الزامات سے امام احمد رضا کتنے بری ہیں' اس حقیقت کی وضاحت کرنے میں تغافل [240] برتا بلکہ سکوت اختیار کیا یا ایسے ایسے غیر ذمہ دارانہ جوابات دیئے کہ مخالفین کو اپنے دعوے کو قوی کرنے کا مواد فراہم کر دیا۔ جن بدعاتِ قبیحہ کی امام احمد رضا نے شدت سے تردید فرمائی ہے ان بدعات میں ملوث لوگوں کے سامنے "والنھی عنی المنکر [241]" کا فریضہ انجام دینے سے باز رہے۔ امام احمد رضا کا نام لیا مگر کام

marfat.com

ترک کر دیا۔ عوام اہلسنت میں مقبول و مشہور و محبوب ہونے کی غرض سے اعلیٰ حضرت کا نام اچھل اچھل کر لیا مگر مسلکِ اعلیٰ حضرت کی صحیح ترجمانی و صحیح خدمت کی طرف التفات نہ کیا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی نے فرقہ ءنجدیہ وہابیہ کے رد و ابطال کی خدمت انجام دینے کے ساتھ ساتھ دیگر فرقہ ءباطلہ کی سرکوبی میں بھی ایک نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ علاوہ ازیں سنیوں میں رائج بدعات اور غیر اسلامی رسومات کے خلاف "**بلاخوف لومة لائم**" اپنا قلم چلا کر یہ ثابت کر دیا کہ شریعت کے مقابلہ میں یہاں اپنے اور پرائے کا لحاظ نہیں کیا جاتا، بلکہ احقاقِ حق [242] اور ابطالِ باطل [243] میں شریعتِ مطہرہ کی سختی کے ساتھ پابندی کی جاتی ہے اور "**امر بالمعروف والنہی عن المنکر**" کا فریضہ انجام دینے میں کسی قسم کی کوتاہی اور کاہلی نہیں کی جاتی۔ ہمارے اس دعویٰ کے ثبوت میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کی معرکتہ الآراء تصانیف شاہدِ عدل ہیں، جن کے مطالعہ سے امام احمد رضا کی شان تصلب فی الدین [244] اور شان اعلاء کلمۃ الحق [245] کا پتہ چلتا ہے۔

"فتویٰ دینے میں امام احمد رضا کی شانِ احتیاط اور کفِ لسان"

مولوی اسماعیل دہلوی کی موت کے 26 رسال کے بعد یعنی کہ 1272ھ میں امام احمد رضا محدث بریلوی کی ولادت ہوئی۔ علمائے دیوبند کی جانب سے توہین و تنقیصِ [246] رسالت ﷺ کا سلسلہ جاری تھا۔ 1290ھ میں مولوی قاسم نانوتوی نے "تحذیر الناس" کتاب لکھ کر تحریکِ توہینِ رسول ﷺ کو فروغ دیا۔ پھر گنگوہی صاحب

marfat.com

نے امکانِ کذب [247] کا فتویٰ دیا۔ "براہین قاطعہ" کتاب میں مولوی خلیل احمد انبیٹھوی نے اور کتاب "حفظ الایمان" میں مولوی اشرف علی تھانوی نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں سخت گستاخی کی۔ لیکن امام احمد رضا نے احتیاط سے کام لیا حالانکہ علمائے دیوبند کا طرزِ افتاء [248] تو آپ گزشتہ صفحات میں ملاحظہ فرما چکے کہ قلم کی ایک ٹھوکر سے لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کی تعداد میں کلمہ گو مسلمانوں کو کافر اور مشرک کے فتوے دے دیئے۔ لیکن امام احمد رضا محدث بریلوی نے کمالِ احتیاط سے کام لیا اور 1290ھ سے 1320ھ تک یعنی تیس سال تک آپ نے ان کی گمراہ کرنے والی کتابوں کی تردید کی اور ان کتابوں کے مصنفین کو ان کی کتابوں کے اغلاط کی نشاندہی کی۔ ان کو تیس سال تک اتمامِ حجت [249] کرتے ہوئے سمجھایا کہ خدا کے واسطے بارگاہِ رسالت ﷺ کی توہین و تنقیص سے باز آؤ اور اپنی کفری عبارتوں سے رجوع کر کے توبہ کر لو۔ یہاں تک کہ ان کو رجسٹرڈ خطوط کے ذریعہ ان کی کتابوں کی تردید میں اپنی تصنیف فرمودہ [250] کتابیں بھیجیں۔ پورے تیس سال تک اتمامِ حجت فرمائی لیکن علمائے دیوبند اپنی ضد پر اڑے رہے، ٹس سے مس تک نہیں ہوئے۔ بلکہ اپنی کفری عبارتوں والی کتابوں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی۔ جب امام احمد رضا محدث بریلوی اتمامِ حجت کا فریضہ ادا کر چکے، رجوع کیلئے مسلسل تقاضے کرتے رہے۔ لیکن وہاں سے کوئی جواب یا قبول حق کی کوئی حرکت نہ ہوئی تب مجبور ہو کر بادلِ نخواستہ 1320ھ میں ان گستاخانِ بارگاہِ رسالت ﷺ پر حکم شرعی نافذ کرتے ہوئے **"المعتمد المستند"** تصنیف فرمائی۔

marfat.com

کفر کا فتویٰ[251] صادر کرنے میں امام احمد رضا کتنے محتاط تھے اس کا اندازہ حسبِ ذیل اقتباسات سے لگایا جاسکتا ہے۔

☆ مولوی رشید احمد گنگوہی نے امکان کذبِ باری تعالیٰ کا جو فتویٰ دیا تھا اس کے رد میں امام احمد رضا محدث بریلوی نے 1308ھ میں "**سبحان السبوح عن عیب کذب المقبوح**"[252] شائع فرمائی اور فقہائے کرام کے اقوال کی روشنی میں گنگوہی صاحب کے پچھتر (75) کفریات ثابت کرنے کے بعد بھی یہی فرماتے ہیں کہ :

> "میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا۔ ان مدعیوں[253] یعنی مدعیانِ جدید کو تو ابھی تک مسلمان ہی جانتا ہوں' اگرچہ ان کی بدعت و ضلالت[254] میں شک نہیں"۔

حوالہ...... "تمہید ایمان بآیات قرآن" مصنف امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان
ناشر: قادری بک ڈپو نو محلہ بریلی' ص: 134

مذکورہ کتاب کے تعلق سے امامِ احمد رضا نے "حسام الحرمین" میں لکھا ہے کہ "یہ کتاب میں نے ان کو رجسٹرڈ ڈاک سے بھیجی' جو ان کو مل گئی تھی اور ان کے یہاں سے کتاب کی وصولی کی رسید بھی آگئی ہے۔ اس کو بھی گیارہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ مخالفین تین سال تک تو یہ جھوٹ اڑاتے رہے کہ جواب لکھا جائے گا' لکھا جاچکا ہے' چھپے گا' چھپنے کے لئے بھیج دیا ہے"

لیکن اتنے طویل عرصہ کی مہلت میں بھی گنگوہی صاحب کو جواب لکھنے کی

marfat.com

توفیق نہ ہوئی بلکہ امکانِ کذب والے فتویٰ کو پوسٹر کی شکل میں شائع کیا۔ لیکن امام احمد رضا محدث بریلوی نے اس اشتہار پر اعتماد نہ کیا۔ بالآخر گنگوہی صاحب کا لکھا ہوا اصل فتویٰ گنگوہی صاحب کے دستخط اور مہر کے ساتھ آیا اور آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور تحقیق کرنے کے بعد ہی آپ نے اس پر حکمِ شرعی بیان کیا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی فرماتے ہیں کہ......

"مسلمانو! یہ روشن ظاہر واضح قاہر[255] عبارات تمہارے پیشِ نظر ہیں جنہیں چھپے ہوئے دس دس اور بعض کو سترہ اور تصنیف کو 19ر سال ہوئے۔ اور ان دشنامیوں[256] کی تکفیر تو اب چھ سال یعنی 1320ھ سے ہوئی ہے جب سے المعتمد المستند چھپی۔ ان عبارات کو بغور نظر فرماؤ اور اللہ و رسول عزوجل و ﷺ کے خوف کو سامنے رکھ کر انصاف کرو۔ یہ عبارتیں فقط ان مفتریوں[257] کا افترا ہی رد نہیں کرتیں بلکہ صراحۃً[258] صاف شہادت دے رہی ہیں کہ ایسی عظیم احتیاط والے نے ہرگز ان دشنامیوں کو کافر نہ کہا، جب تک یقینی قطعی واضح روشن جلی[259] طور سے ان کا صریح[260] کفر آفتاب سے زیادہ ظاہر نہ ہو لیا۔ جس

marfat.com

میں اصلاً اصلاً ہر گز ہر گز کوئی گنجائش تاویل (261)

نہ نکل سکی کہ آخر یہ بندہ خدا وہی تو ہے جو ان کے اکابر پر ستر ستر وجہ سے لزوم (262) کفر کا ثبوت دیکر

یہی تو کہتا ہے کہ ہمیں ہمارے نبی ﷺ نے اہلِ لاالٰہ الااللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے۔ جب تک وجہ ٔ کفر آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکمِ اسلام کیلئے اصلاً کوئی ضعیف محمل (263) بھی باقی نہ

رہے"۔

حوالہ...... "تمہید ایمان بہ آیات قرآن" مصنف: امام احمد رضا
ناشر: مکتبہ اشاعت اسلام کراچی ص: 60

مذکورہ عبارت میں امام احمد رضا محدث بریلوی نے کتنی صاف وضاحت فرما دی ہے کہ ہم تکفیر میں احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ کئی سال تک اتمامِ حجت فرمائی اور جب ان کی عبارتوں میں تاویل کی بھی کوئی گنجائش نہ رہی اور ان کا کفر آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہو گیا تب کہیں شرعی حکم نافذ کیا۔ لیکن افسوس کہ اتنی عظیم احتیاط والے کو ایک منظم (264) سازش کے تحت بدنام کیا جا رہا ہے کہ وہ بات بات میں کفر کا فتویٰ دے دیتا تھا۔

قارئین فیصلہ کریں کہ بات بات میں کفر کا فتویٰ کون دیتا تھا۔ امام احمد رضا یا علمائے دیوبند؟ حالانکہ پچھلے صفحات میں آپ مطالعہ کر چکے ہیں کہ علمائے دیوبند نے کیسی کیسی باتوں پر کفر اور شرک کے فتوے دیئے ہیں۔

☆......یارسول اللہ کہنے والا مشرک ☆...... سہرا باندھنے والا ☆......اللہ و

marfat.com

رسول نے چاہا تو یہ کام ہو جائے گا کہنے والا ☆...... عبد النبی، نبی بخش، غلام محی الدین وغیرہ نام رکھنے والا ☆...... حضور علیہ السلام کے لئے علمِ غیب کا عقیدہ رکھنے والا ☆...... درودِ تاج پڑھنے والا ☆...... کسی کی صورت کا تصور کرنے والا ☆...... نذر و نیاز کرنے والا ☆...... منت ماننے والا ☆...... اولیاء کے آستانے کے کنوئیں کا پانی متبرک (265) سمجھ کر پینے والا ☆...... روشنی کرنے والا ☆...... ولی کے آستانے پر پانی پلانے والا ☆...... انبیاء اولیاء کی شفاعت کی امید رکھنے والا وغیرہ وغیرہ۔

علمائے دیوبند نے ملتِ اسلامیہ کے بیشمار لوگوں پر کافر اور مشرک کا فتویٰ لگاتے وقت نہ کسی تاویل کی گنجائش پر غور کیا، نہ قائل (266) و فاعل کی نیت کا اعتبار کیا، نہ لزومِ کفر، التزامِ کفر کا فرق محسوس کیا۔ بس ایک ہی بار میں دھڑاک (267) سے فتویٰ دے دیا۔

اب امام احمد رضا کی شانِ احتیاط دیکھیں

مولوی اسماعیل دہلوی کے ستر کفریات ثابت کرنے کے بعد امام احمد رضا محدث بریلوی فرماتے ہیں کہ :۔

> "ہمارے نزدیک مقامِ احتیاط میں اکفار (کافر کہنے سے) کفِ لسان (یعنی زبان روکنا) ماخوذ (268) و مختار (269) و مرضی و مناسب۔ واللہ تعالیٰ سبحانہ و تعالیٰ اعلم"۔

marfat.com

حوالہ..... "الکوکبۃ الشھابیہ فی کفریات ابی الوھابیہ"

مصنف: امام احمد رضا محدث بریلوی

ناشر: نوری کتب خانہ' لاہور۔ ص: 60

مولوی اسماعیل دہلوی اور اس کے متبعین (270) کے کفریات بوجوہِ قاہرہ (271)

لزومِ کفر کا ثبوت دیکر بھی امام احمد رضا محدث بریلوی یہی فرماتے ہیں کہ:۔

"لزوم والتزام (272) میں فرق ہے۔ اقوال کا کلمہء کفر ہونا اور بات اور قائل کو کافر مان' لینا اور بات۔ ہم احتیاط برتیں گے' سکوت کریں گے' جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملے گا' حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے"۔

حوالہ...... "سل السیوف الندیہ علی کفریات بابا النجدیہ"

مصنف: امام احمد رضا محدث بریلوی

ناشر: رضوی کتب خانہ' بریلی۔ ص: 25

امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کا وہ جملہ کہ "جب تک ضعیف سے ضعیف احتمال ملے گا' حکم کفر جاری کرتے ڈریں گے" قابلِ توجہ ہے۔ اسی ضمن میں ایک ضعیف سے ضعیف احتمال کی وجہ سے امام احمد رضا نے مولوی اسماعیل دہلوی کی تکفیر نہیں کی اور وہ احتمال یہ ہے کہ......

"مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے انتقال کے وقت بہت سے آدمیوں کے روبرو بعض مسائلِ تقویۃ الایمان سے توبہ کرلی تھی"

اسماعیل دہلوی کی توبہ کو اتنا مشہور کیا گیا تھا کہ توبہ کی شہرت کو ضعیف احتمال میں شمار کر کے امام احمد رضا نے کفر کا فتویٰ دینے سے کفِ لسان فرماتے ہوئے سکوت اختیار فرمایا۔

marfat.com

مولوی اسماعیل دہلوی کی توبہ کی شہرت کے تعلق سے ایک اقتباس پیش خدمت ہے :-

> "سوال..... اور ایک بات یہ مشہور ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب شہید نے اپنے انتقال کے وقت بہت سے آدمیوں کے روبرو بعض مسائلِ تقویۃ الایمان سے توبہ کی ہے۔ آپ نے بھی کہیں یہ بات سنی ہے یا محض افتراء[273] ہے۔
>
> جواب..... اور توبہ کرنا ان کا بعض مسائل سے محض افتراء اہلِ بدعت کا ہے"۔

حوالہ..... "فتاوٰی رشیدیہ" از : مولوی رشید احمد گنگوہی
ناشر : مکتبہ تھانوی دیوبند۔ ص : 84

مذکورہ عبارت میں سائل نے سوال میں "ایک بات یہ مشہور ہے" جملہ لکھ کر باور کرادیا ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی توبہ مشہور ہوئی تھی۔ توجہ کی شہرت ہونے کی وجہ سے تو سائل تک بات آئی تھی صِرف بات ہی نہیں آئی تھی بلکہ "ایک مشہور بات" کی حیثیت سے بات آئی تھی اور اسی لئے تو اس نے اس بات کے سچ یا جھوٹ ہونے کی تحقیق کرنے کی غرض سے سوال پوچھا تھا۔ لیکن واہ رے گنگوہی صاحب! مولوی اسماعیل کی توبہ بھی کھٹکی بلکہ اس میں بھی رسوائی کا خوف محسوس کیا کہ ہمارے اکابر کو رجوع کرنا پڑا؟ خیر اس بحث میں نہیں پڑنا البتہ توبہ کی شہرت ہوئی تھی اور اسی شہرت نے امام احمد رضا محدث بریلوی جیسے محتاط کو تکفیر کا حکم جاری کرنے سے روکا۔

قارئین کی عدالت میں استدعا ہے کہ "اللہ کے واسطے آپ بنظرِ غور

marfat.com

دیکھیں اور غیر جانبدار نظریہ سے فیصلہ کریں کہ امام احمد رضا کے یہاں جو احتیاط ہے اس کا کروڑواں حصہ بھی علماءِ دیوبند کے یہاں ہے ؟"

علمائے دیوبند کے وہ اکابر کہ جن کی کتابوں میں کفری عبارات ہیں اور ان پر غور و فکر اور تمام لوازمات کا التزام کرنے کے بعد امام احمد رضا محدث بریلوی نے شرعی حکم نافذ کرنے کے بعد بھی یہاں تک فرمایا کہ :۔

"ہزار ہزار بار حاش للہ[274]! میں ہرگز ان کی تکفیر پسند نہیں کرتا' جب کیا ان سے ملاپ تھا' اب رنجش ہو گئی۔ جب ان سے جائیداد کی کوئی شرکت نہ تھی' اب پیدا ہو گئی حاش للہ! مسلمانوں کا علاقۂ محبت و عداوت صرف محبت و عداوتِ خدا اور رسول عزوجل و ﷺ ہے۔ جب تک ان دشنام[275] دہوں سے دشنام صادر نہ ہوئی یا اللہ و رسول کی جناب میں ان کی دشنام نہ دیکھی سنی تھی' اس وقت تک کلمہ گوئی کا پاس لازم تھا۔ غایتِ[276] احتیاط سے کام لیا' حتیٰ کہ فقہائے کرام کے حکم سے طرح طرح ان پر کفر لازم تھا' مگر احتیاطاً ان کا ساتھ نہ دیا اور متکلمین عظام کا مسلک[277] اختیار کیا۔ جب صاف صریح انکارِ ضروریاتِ دین و دشنام دہی ربِ العالمین آنکھ سے دیکھی' تو اب بے تکفیر چارہ نہ تھا کہ اکابر ائمہ دین کی

marfat.com

تصریحات سن چکے کہ "مَنۡ شَكَّ فِيۡ عَذَابِهٖ وَكُفۡرِهٖ فَقَدۡ كَفَرَ" جو ایسے کے عذاب و کافر ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔

اپنا اور اپنے دینی بھائیوں عوامِ اہلِ اسلام کا ایمان بچانا ضروری تھا۔ لاجرم، حکم کفر دیا اور شائع کیا۔ وَذَالِكَ جَزَاءُ الظّٰلِمِيۡنَ (حاشیہ ۱)"۔

حوالہ...... "تمہید ایمان بآیات قرآن"

مصنف: امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان

ناشر: رضا اکیڈمی، بمبئی۔ ص: 44

صرف یہی نہیں امام احمد رضا محدث بریلوی نے تحریری طور پر احتیاط فرمائی بلکہ عملی طور پر بھی آپ نے علمائے دیوبند کو خطوط لکھے۔ ان کو روبرو بلایا، سمجھایا۔ لیکن علماء دیوبند نے کوئی التفات (278) نہیں کیا۔ 1323ھ میں علمائے حرمینِ شریفین نے علمائے دیوبند کے کفر کا فتویٰ دیا لیکن امام احمد رضا نے تو اس فتوے کے بعد بھی اپنی اتمامِ حجت کی کوشش کو مسلسل جاری رکھا تھا اور یہی کوشش کرتے رہے کہ اگر تھوڑی دیر کیلئے بھی علمائے دیوبند اپنی کفری عبارات پر غور و فکر اور نظرِ ثانی کرنے کیلئے رضامند ہو جائیں اور روبرو ایک نشست (279) ہو جائے تو میں ان علمائے دیوبند کو سمجھاؤں گا تاکہ ملتِ اسلامیہ سے ایک عظیم فتنہ ختم ہو جائے۔ علمائے حرمین شریفین کے فتوے کے چھ سال کے بعد یعنی کہ 1329ھ میں امام احمد رضا محدث بریلوی نے مولوی اشرف علی تھانوی کو ایک خط لکھا تھا۔ وہ خط لفظ بلفظ "دافع الفساد عن

---

(۱) یہ ہی ظلم کرنے والوں کا بدلہ ہے

marfat.com

مرادآباد" نام کی کتاب میں چھپا تھا۔ اس خط کی بعینہ (280) نقل قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

"بنام مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"السلام علیٰ من اتبع الھدیٰ"

"فقیر بارگاہِ عزیز و قدیر جل جلالہ تو مدتوں سے آپ کو دعوت دے رہا ہے اب حسبِ معاہدہ (281) قرار دادِ مراد آباد پھر محرک (282) ہے کہ آپ کو سوالات و مواخذاتِ (283) حسام الحرمین جواب دہی کو آمادہ ہوں۔ میں اور آپ جو کچھ کہیں لکھ کر کہیں اور سنا دیں اور وہی دستخطی پرچہ اسی وقت فریقین مقابل کو دیتے جائیں کہ فریقین میں سے کسی کو کہہ کر بدکنے (284) کی گنجائش نہ رہے۔ معاہدہ میں 27/ صفر مناظرہ کیلئے مقرر ہوئی ہے۔ آج پندرہ کو اسکی خبر مجھ کو ملی۔ گیارہ روز کی مہلت کافی ہے وہاں بات ہی کتنی ہے' اسی قدر کہ یہ کلمات شانِ اقدس حضورِ پرنور سیدِ عالم ﷺ میں توہین ہیں یا نہیں؟ بعون اللہ تعالیٰ دو منٹ میں اہل ایمان پر ظاہر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا فقیر اس عظیم ذوالعرش (285) کی قدرت و رحمت پر توکل (286) کر کے یہی 27/ صفر روزِ جاں افزوں (287) دوشنبہ اس کیلئے مقرر کرتا ہے۔ آپ فوراً قبول کی تحریر اپنی مہری دستخطی روانہ

marfat.com

کریں اور 27/ صفر کی صبح مراد آباد میں ہوں۔

یہ آخری دعوت ہے۔ اس پر بھی آپ سامنے نہ آئے تو الحمد للہ میں فرضِ ہدایت ادا کر چکا' آئندہ کسی کے غوغہ[288] پر التفات[289] نہ ہوگا۔ منوا دینا میرا کام نہیں اللہ عزوجل کی قدرت میں ہے۔

مہر فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ 15/ صفر روز چہار شنبہ 1329ھ

حوالہ..... "دافع الفساد عن مراد آباد" مرتبہ: مولانا نعیم الدین
ناشر: مطبع اہل سنت وجماعت مراد آباد۔ ص: 23

لیکن افسوس کہ 27/ صفر 1329ھ بروزِ دوشنبہ حسبِ معاہدہ امام احمد رضا محدث بریلوی تو مراد آباد پہنچ گئے لیکن تھانوی صاحب کا پتہ نہیں تھا۔ کاش اگر تھانوی صاحب صرف دو منٹ کیلئے آجاتے تو ہندوستان کے مسلمانوں کے درمیان سے ایک عظیم فتنہ ختم ہو سکتا تھا۔ لیکن تھانوی صاحب نے راہِ فرار اختیار کر کے تصفیۃ العقائد[290] کا سنہرا موقع گنوا دیا۔

یہاں تک مطالعہ کرنے سے قارئین کے ذہن سے بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو گیا ہوگا۔ امام احمد رضا کیا تھے اور ان کو کیا کر کے پیش کیا گیا۔ کفر کے فتوے میں جو اتنی عظیم احتیاط کرے اسی کو بات بات میں کفر کا فتویٰ دینے والا کہہ کر بدنام کیا جا رہا ہے۔ امام احمد رضا کے خلاف چلائی جانے والی مہم کا واحد مقصد یہی ہے کہ امام احمد رضا کے عظیم علمی کارنامہ پر منفی پروپیگنڈوں کے ذریعہ دبیز[291] تہہ چڑھا دی جائے اور ان کی شخصیت صرف ایک تنگ نظر اور روایتی مفتی' شاعر اور میلاد خواں کے معمولی

marfat.com

مقام پر لا کھڑی کر دی جائے تاکہ عوام ان کی شخصیت سے بد ظن ہو جائیں اور ان کی تصانیف کو ہاتھ میں لینے سے بھی اجتناب[292] کریں۔

بلاشک امام احمد رضا محدث بریلوی نے اپنے تجدیدی کارنامہ سے ملتِ اسلامیہ کی عظیم علمی، اعتقادی اور تصنیفی خدمات انجام دی ہیں لیکن ان کی زندگی کا عظیم کارنامہ تحریکِ عشقِ رسول ﷺ کی تجدید ہے۔ وہ یقیناً اور صحیح معنوں میں عاشقِ رسول ﷺ تھے اور انہوں نے پوری زندگی اسی پاکیزہ مشن کی نشر و اشاعت[293] میں اسی دھن[294] میں گزاری کہ وہ کونسا ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعے دعوتِ عشقِ رسول ﷺ کو دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلایا جا سکے۔ جذبۂ عشقِ رسول ﷺ کو ازسرِ نو[295] اجاگر و بیدار کرنے کی اس تحریک کی بنیاد اس عاشقِ صادق نے اس قدر مضبوط ڈالی ہے کہ جسے حوادثات و انقلاباتِ زمانہ ہلا نہیں سکتے۔ لیکن امام احمد رضا محدث بریلوی کے احوال و واقعاتِ زندگی اور خصوصاً آپ کی تصانیف پر تحقیقی نظر کے بعد ہم ان کے خلاف اور ان کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کرنے والی مخالف تحریکوں، تقریروں اور تحریروں سے دوچار ہوتے ہیں تو یہی سوچ میں پڑ جاتے ہیں کہ برصغیر کا عظیم عالمِ دین اور ملتِ اسلامیہ کا سچا مفکر جس نے ملتِ اسلامیہ کو سینکڑوں مبسوط[296] اور محققانہ[297] تصانیف کا ذخیرہ عطا فرمایا ہے، اس کے ساتھ کتنی بڑی ناانصافی اور ظلم کیا جا رہا ہے۔ اس کے علمی کارنامے کو دادِ تحسین[298] دینا تو درکنار اسے ایک غصہ ور، فتویٰ باز مولوی کے روپ میں پیش کرنے کی ایک رسم بنالی گئی ہے اور وہ رسم ایسی چلی کہ بس چلی آ رہی ہے۔ ملتِ اسلامیہ کے تعلیم یافتہ اور سمجھ دار طبقے کو چاہئے کہ عرصہ دراز کے پروپیگنڈے کے گرد و غبار کی دبیز تہوں کے نیچے دبادی گئی

marfat.com

امام احمد رضا محدث بریلوی کی درِ بے بہا[299] شخصیت کو خود ان کی تصانیف سے پرکھیں اور غیر جانبدار منصفانہ رائے قائم کریں اور حق کیا ہے؟ باطل کیا ہے؟ اس کی سمجھ اپنے حلقۂ احباب کو بھی دیں۔

امام احمد رضا نے فرقۂ وہابیہ کے اصولی و فروعی نظریات کا جس خوش اسلوبی[300] سے تعاقب کیا ہے اور ان کے عقائدِ باطلہ پر جو گرفت فرمائی ہے وہ گرفت اس قدر صحیح بر محل اور واقعہ کے مطابق ہے کہ اس کا کوئی جواب دیا ہی نہیں جا سکتا۔ فردِ واحد کی یہ صلاحیتیں تمام مخالفین کے مجموعہ پر بھاری ہیں' مخالفین کے کئی منظم ادارے کسی اعتبار سے اس اکیلی شخصیت کا مقابلہ نہیں کر پاتے۔

فرقہ وہابیہ کے نظریات کے رد میں امام احمد رضا کی چند تصانیف کا تذکرہ۔

مولوی اسماعیل دہلوی کے تعلق سے

(1) سل السیوف الهندیه علی کفریات بابا النجدیه 1312ھ

(2) الکوکبة الشهابیه فی کفریات ابی الوهابیه 1312ھ

(3) کشف ضلال دیوبند 1337ھ

(4) صمصام سنیت بگلوی نجدیت 1316ھ

marfat.com

عقائدِ وہابیہ کے رد میں

(1) النفحة الفائحه من مشك سورة الفاتحه 1315ھ

(2) الا ستمداد على اجيال الارتداد 1337ھ

(3) آكد التحقيق بباب التعليق 1322ھ

(4) المجمل المسدد ان ساب المصطفىٰ مرتد 1301ھ

(5) المقالة المسفره عن احكام البدعة المكفره 1301ھ

(6) البارقة الشارقة على المارقة المشارقة 1326ھ

(7) اكمال الطامة على شرك سوى بالامور العامة 1312ھ

جماعتِ ثانیہ کے متعلق ردِ گنگوہی میں

(1) الراد الاشد البهى فى هجر الجماعة على الكنكوهى 1313ھ

عقائدِ وہابیہ کے رد میں مزید تصانیف

(1) باب العقائد والكلام 1335ھ

(2) فيح النسرين بجواب الا سئلة العشرين 1311ھ

marfat.com

بعد نماز جنازہ دعا کے عدمِ جواز میں فرقہ وہابیہ کا رد

(1) بذل الجوائز علی الدعاء بعد صلاۃ الجنائز

سنہ1311ھ

متفرق بدعات کا رد

امام احمد رضا محدث بریلوی نے شریعت کے خلاف جو بھی امور دیکھے فوراً آپ نے اپنے قلم کو جنبش [301] دی اور ملت کی صحیح پاسبانی کی۔ اس دور میں اپنے آپ کو سنی کہلانے والے اور کچھ صوفیاء نے خانقاہی نظام میں مروجہ بدعات کا ارتکاب کیا لیکن امام احمد رضا نے اپنے اور پرائے کا فرق اور لحاظ کئے بغیر شریعت و سنت کی نگرانی اور چوکیداری کے فرائض پورے طنطنے [302] سے ادا کئے اور کسی بھی قسم کی رورعایت سے باز رہے۔ یہ بدعت کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ مکتبہء فکر دیوبند کے اکابر علماء نے جائز اور مستحسن [303] امور کو بدعت کا لباس پہنادیا' لیکن خود ان افعال میں غوطہ زن [304] رہے۔ جس کام کو عوامِ اہلسنت کیلئے بدعت قرار دیا وہ کام خود کیا اور اپنے ارتکاب [305] کی صحت کیلئے تاویلیں پیش کیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ جو کام واقعی بدعت ہیں سیئہ ہیں بلکہ بدعات کی جڑ ہیں' ان کاموں کو مکتبہء دیوبند کے علماء نے امام احمد رضا محدث بریلوی سے منسوب کر دیا ہے اور امام احمد رضا کی عبقری [306] شخصیت کو بدعات کا مُؤیِّد [307] اور مُجَوِّز [308] قرار دیکر بدنام کرنے میں اپنی تمام قوت صرف کر رہے ہیں۔ لیکن اگر "انصاف کی نگاہ سے امام احمد رضا کی تصانیف کا غیر جانبدارانہ مطالعہ" کیا جائے تو ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ بدعت کی جو بھی کڑی سے کڑی تعریف مقرر کی جائے امام احمد رضا محدث بریلوی کا دامن اس سے ہر طرح پاک اور صاف ہے۔ آپ

marfat.com

نے بدعات کے استیصال [309] میں اپنی پوری قوت صرف کر کے بدعات کے خلاف کتابیں لکھیں، شائع کیں، اعلانیہ بدعات سے بیزاری کا اظہار کیا، تب بھی بدعتی ٹھہریں اور مخالفین اپنے اسلاف کی ہر بدعت کو موافقِ سنت کہہ کر کرتے جائیں اور اس کے باوجود بھی پکے موحد [310] ہونے کا دعویٰ کریں۔

اس ساری تمہید سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ امام احمد رضا نے اپنی غیر معمولی صلاحیت، عبقریت، بے شمار علوم وفنون میں حیرت انگیز صلاحیت اور ملتِ اسلامیہ کی

گرانقدر خدمت انجام دے کر اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی لافانی [311] ودائمی عظمتوں کی تقدیس [312] اور مسلمانِ عالم کو ان کی محبت و عشق میں منسلک کرنے کی جو عظیم تحریک چلائی اور ناموس رِسالت ﷺ کے لئے مر مٹنے کا جو جذبہ اور ولولہ مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کر کے متاعِ حیات [313] بخشی اور ان کی عبقری شخصیت عالمی پیمانے پر ابھری، تو مخالفین نے ان کے خلاف طرح طرح کی بہتان طرازیاں [314] اور افتراء پروری [315] سے کام لیا اور جن بدعات کا امام احمد رضا نے "**بِلَا خَوْفِ لَوْمَةِ لَائِمٍ**" شدت سے رد کیا، انہیں بدعات کو امام احمد رضا کی طرف منسوب کر کے ناانصافی کا بے مثال کارنامہ انجام دیا اور برصغیر کے عوام کی بڑی تعداد کو آپ کا مخالف بنادیا۔

حالات کا غیر جانبدارانہ تجزیہ کرنے سے جو حقیقت روزِ روشن کی طرح سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ علمائے دیوبند کی توہین آمیز عبارات پر امام احمد رضا محدث بریلوی نے جو گرفت کی تھی وہ اس قدر صحیح، برمحل [316] اور واقعہ کے مطابق تھی کہ علمائے دیوبند سے اس کا کوئی جواب دیا ہی نہیں جاسکتا تھا کیونکہ ان عبارات کا صرف یہی ایک علاج تھا کہ ان عبارات سے رجوع اور توبہ کی جائے۔ لیکن علمائے دیوبند نے

marfat.com

ان توہین آمیز اور گستاخانہ عبارات پر اصرار اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا اور ان کی الٹی سیدھی اور بے محل تاویلات کا جو پاکھنڈ[317] رچایا وہ اتنا گھٹیا قسم کا تھا کہ اس سے اردو زبان کے روزمرہ کے الفاظ اور محاورے بھی آج تک شرمندہ ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی کی کسی بھی گرفت کا علمائے دیوبند نے آج تک کوئی معقول اور مدلل جواب نہیں دیا اور جواب بھی کیا دے سکتے ہیں؟ ان کی حجت آج بھی قائم ہے۔ لہٰذا علمائے دیوبند نے معقول اور سیدھی راہ اختیار کرنے کی بجائے الزامی جواب کے طور پر امام احمد رضا محدث بریلوی پر شرک اور بدعت کے ہتھیاروں سے حملہ آور ہونے ہی میں عافیت سمجھی اور مسلمان عوام کا ذہن دوسری طرف پھیرنے کے لئے شدت کے ساتھ یہ پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ "وہ تو خرافات[318] و بدعت کے موید، مجوز اور حامی ہیں۔ دیوبندی مکتبۂ فکر کے ایک معمولی طالب علم سے لے کر اساتذہ تک بلکہ تبلیغی جماعت کے جاہل مبلغین تک امام احمد رضا محدث بریلوی کو بدعتی اور ان کے افکار و نظریات کو بدعت بدعت کہتے نہیں تھکتے۔ اگر امام احمد رضا کے ان افکار و نظریات اور ان کی شخصیت کو بدعتی اور بدعت کا موید و مبلغ کہا جائے گا تو پھر حقیقی اور سچے مسلمان کی تعریف کیا ہو گی؟ جس سے امام احمد رضا تو خارج ہو جائیں۔

حقیقی اور کامل مسلمان کی تعریف یہ ہے کہ "اس کا کوئی قول و فعل حضور اقدس ﷺ کی فرماں برداری کے باہر نہ ہو اور اس کی زندگی کا ہر لمحہ شریعت کی پابندی میں گزرے" تو بلا شبہ ہم پوری ذمہ داری اور دیانت داری کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ امام احمد رضا محدث بریلوی کا شمار ملتِ اسلامیہ کے ان چند ممتاز اور کامل مسلمانوں میں ہوتا ہے جن پر اس دھرتی کو فخر حاصل ہے۔ رہی یہ بات کہ فسق و فجور، شرک و بدعت اور شریعت کے خلاف ہر کام کی زبانی مخالفت اور قلمی جہاد کرنا علمائے حق کا فریضہ ہے

marfat.com

توہم بغیر کسی رعایت کے عرض کرتے ہیں کہ علمائے اہلسنت اور بالخصوص امام احمد رضا محدث بریلوی نے اس میں ذرہ برابر بھی کوتاہی نہیں کی۔ شرک وبدعت کے خلاف جس طنطنے سے انہوں نے قلم اٹھایا ہے وہ اور کہیں نظر نہیں آتا چاہے ان امور میں عوام مبتلا ہوں یا خواص' اس بارے میں آپ کا قلم ایسا خنجر ہے جو اپنے بیگانے کی تمیز روا نہیں رکھتا۔ (1) تعزیہ داری (2) قوالی (3) مزارات پر عورتوں کی حاضری (4) نشہ آور اشیاء کا استعمال (5) شریعت وطریقت میں فرق اور تضاد [319] ماننا وغیرہ کے علاوہ بہت سی ایسی بدعتیں جو مسلمانوں میں رائج تھیں ان کا بھی آپ نے اعلانیہ رد کیا اور ان کے خلاف فتاویٰ اور رسائل تصنیف فرمائے جن میں سے کچھ بدعات حسب ذیل ہیں:۔

☆...... محرم کی ناجائز رسومات جو عوام میں رائج ہیں ☆...... مرد کا چوٹی رکھنا جیسا کہ بعض فقیر رکھتے ہیں ☆...... بٹیر بازی ☆...... مرغ بازی ☆...... بال مثل عورت لمبے رکھنا اور دلیل حضرت گیسو دراز سے پکڑنا ☆...... قبر کا طواف کرنا یا بوسہ لینا ☆...... قبر کا بلند تعمیر کرنا ☆...... ماہِ صفر کے آخری چہار شنبہ (بدھ) کی رسومات ☆...... پیر کے سامنے عورتوں کا بے پردہ آنا ☆...... کنکیا [320] اڑانا ☆...... تاش وشطرنج کھیلنا ☆...... امام ضامن کا پیسہ باندھنا ☆...... شادی کی مروجہ رسومات ☆...... بچوں کے سر پر اولیاء کے نام کی چوٹی رکھنا یا کان میں بالیاں پہنانا ☆...... مختلف درختوں اور طاقوں میں شہدا تصور کر کے ان کی فاتحہ کرنا' لوبان جلانا' مرادیں مانگنا ☆...... قبر پر اجرت دیکر تلاوت کروانا ☆...... میت کے گھر شادی کی طرح جمع ہونا دعوتِ طعامِ میت ☆...... فرضی مزارات بنانا اور ان پر عرس کرنا ☆...... پیرانِ پیر کے نام سے بعض جگہ چلہ بنا کر یا ان کے مزار کی اینٹ پر عرس کرنا ☆...... جمعہ کے خطبہ میں اردو اشعار پڑھنا وغیرہ مذکورہ بدعات کے خلاف امام احمد

marfat.com

رضا نے جو کچھ لکھا ہے وہ یہاں پر تفصیل سے بتانا ممکن نہیں۔ فقیر نے اس موضوع پر ایک مستقل کتاب "بدعت اور بریلی" تصنیف کی ہے اس میں ان تمام بدعات پر تبصرہ کیا ہے۔

وقت کا تقاضا اور اہم ضرورت ہے کہ امام احمد رضا کی بدعات کے رد میں لکھی ہوئی کتابوں اور فتاویٰ کو زیادہ سے زیادہ شہرت دی جائے تاکہ اس کو پڑھ کر لوگ ان بدعات کے ارتکاب سے بچنے کے ساتھ ساتھ غلط فہمیوں کے اس اندھیرے سے بھی باہر آجائیں جو امام احمد رضا کے خلاف مخالفین نے پھیلا رکھا ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو حق و صداقت سمجھنے کی اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ افضل الصلوٰۃ والسلام۔

تمت بالخیر

اسے بھی پڑھئے

اعلیٰحضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین وملت، پروانۂ شمع رسالت، عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے فتاویٰ سے مکمل طور پر استفادہ حاصل کرنے کے لئے ادارہ کی طرف سے سلسلہ وار شائع ہونے والی "رہنمائے کامل" نامی کتب کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔ ان میں اعلیٰحضرت کے فتاویٰ کو عام فہم بنانے کے لئے نقشہ جات کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔ (ادارہ)

marfat.com

نمبر شمار معنی

1 دانشمند
2 مرتد ہونا
3 دین حق سے پھر جانا
4 علم کی بزرگی وعظمت
5 غالب وزبردست
6 شوق رکھنے والا
7 دلائل کا جاری ہونا
8 لکھنے کی تیزی
9 ناحق کو غلط قرار دینا
10 باریکیوں کی چھان بین
11 نقصان کی روک تھام
12 غور و خوض سے کسی کا مسئلہ حل کرنا
13 اصلیت معلوم کرنا، تفتیش
14 لیاقت وقابلیت
15 مدرسے میں پڑھنے والا بچہ
16 دلیلیں
17 لوہے کا پہاڑ
18 وہ علم جو سیکھے بغیر وحی یا الہام کے ذریعے حاصل ہو
19 تسلیم شدہ
20 علم کے پیاسے
21 مضبوط
22 بہتان وتہمت
23 تروتازہ
24 دانت توڑ
25 ترجمہ کرنے میں ارادۃً اصل معانی سے مختلف کرنا
26 شرح
27 سمجھ وشعور
28 یعنی صحیح نظریہ کا یقین کرولیا
29 رمز کی جمع ہے بمعنی راز
30 اجزاء
31 گرہ کھولنا۔ مشکل آسان کرنا
32 دین میں مستقل ہونا
33 ہمالیہ پہاڑ سے بھی بڑھ کر (جو دنیا میں سب سے بلند پہاڑ ہے)
34 اللہ تعالیٰ کے لئے محبت اور اللہ تعالیٰ کے لئے نفرت رکھنا
35 وقت کو پہچاننے والا
36 دور تک پہنچنے والی
37 کفن کندھے پر اٹھانے والا
38 تیار
39 فقر کا وہ مرتبہ جس میں سالک (چلنے والا) پیروی ء رسول ﷺ کو اپنی طبیعت ثانی بنالیتا ہے
40 مدد کرنے والا
41 آرزو کرنے والا
42 لالچ
43 ہلاک کرنے والی
44 مضبوط بھروسہ
45 لگاتار کام
46 تجدید کرنے والا۔ پرانے کو نیا کرنے والا
47 فائدہ اٹھانے والا
48 فیض چاہنے والا
49 بہت اچھا نمونہ
50 میرا
51 دین کے دشمن
52 مذاق مذاق میں ظلم کرنا
53 دور کرنا
54 جھنڈا
55 سزا دینے کا وعدہ
56 صاف۔ ظاہر
57 ہموار لکیر
58 بھروسہ کرنا
59 دنیا میں پھیلا ہوا
60 سمجھ دار
61 شریعت کا لحاظ
62 بہت زیادہ مبالغہ کرنا
63 درمیان
64 جنت کی جمع
65 زور کی آواز
66 سب کا سب
67 عقل
68 پاکیزہ
69 علاقہ
70 شہر
71 دل کا ٹکڑا
72 کتے
73 ہمیشہ کی زندگی
74 زیادہ
75 عشق کی سوزش
76 سیخ پر چڑھا کر کوئلوں پر ہرن کا بھنا ہوا قیمہ یا گوشت
77 پوشیدہ باتیں
78 اشارے
79 وہ حروف جو قرآن پاک کی بعض سورتوں کے شروع میں آتے ہیں مثلاً الم، حم
80 مشکل آسان کرتے ہوئے

marfat.com

81 سر کے لمبے بال
82 منہ
83 حلف
84 اندھیری رات
85 بالوں کا گچھا جو کان کے پاس کنپٹی پر لٹکتا ہے
86 فانوس۔ چراغ دان
87 نور کے شیشے کا ٹکڑا
88 کاغذ
89 جنت کا ایک خوشبودار پودا
90 لکھا ہوا
91 روشنی
92 محبت
93 تیز وضع
94 قلم
95 بجلی برسانے والا
96 دشمن
97 برا بھلا کہنے والا ۔ گالی دینے والا
98 برباد
99 اللہ کی تلوار
100 استغاثہ یا دعویٰ کرنا
101 ایک بیماری جو پھیپھڑوں کے خراب ہونے سے لگ جاتی ہے
102 ایک بیماری جس سے پھیپھڑوں میں زخم ہو جاتے ہیں اور منہ سے خون آنے لگتا ہے
103 [illegible]
104 اہل محبت
105 فریاد
106 مدد۔ سہارا
107 لوچے
108 دولت اور حکومت
109 ٹکڑا
110 روٹی
111 مالدار
112 ناکارہ
113 گروہ
114 مذہب
115 لرزش۔ جنبش
116 کشتی
117 دریا کے بیچ کی دھار
118 انوکھا۔ عجیب
119 تعریف کرنا
120 مشہوری
121 زخمی
122 ناکام کوشش
123 جس سے جان پہچان نہ ہو
124 مذہبی اصطلاح میں وہ مسائل جو عمل سے متعلق ہوں
125 جواب دینا
126 بھروسا کیا گیا
127 زبردست
128 تعصب کرنے والے
129 مذہب میں کوئی نئی بات یا نئی رسم نکلنا
130 وہ افعال جن کا کرنا منع ہے
131 ایجاد کرنے والا
132 مسلمانوں کے درمیان فرق کرنا
133 مسلمان کو کافر قرار دینا
134 متوجہ ہونا
135 پرہیز کرنا
136 علم
137 اچانک
138 زور و شور
139 جھوٹ بولنا
140 فائدہ
141 نایاب زمانہ
142 قطع اور ک دینا
143 مقابلہ پر آجانا
144 خدا کو نہ ماننے والا
145 مسلمانوں کا وہ فرقہ جو جنگ صفین کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اس وجہ سے مخالف ہو گیا تھا کہ انہوں نے امیر معاویہ سے لڑنے کے بجائے ثالثی قبول کر لی تھی
146 مسلمانوں کا ایک فرقہ جو معقول پسند کہلاتا ہے ان کے نزدیک قرآن مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ توحید عقل معلوم ہو سکتی ہے
147 اللہ کا دین
148 بہت اچھا
149 بندوبست
150 پوشیدہ طور پر
151 فسادات
152 بھٹکا ہوا
153 نافذ ہونا
154 انحصار
155 ایجاد کرنے والے
156 تائید کرنے والا
157 مددگار
158 ساتھی
159 قوت دینے والا
160 خیال کرنے والا

marfat.com

161 رہنما
162 کیمیا بنانے والا
163 معاشرہ
164 پریشان
165 دانائی
166 درخواست کرنے والا
167 رحمت کی گئی
168 کامل
169 جھوٹی دلیلیں
170 قلم
171 حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار کا نام
172 اللہ تعالیٰ کا لشکر
173 نئی بات نکالنا
174 رواجی
175 انتہائی
176 کوشش کرنے والا
177 چمکتا ہوا
178 کسی معاملے کا تحریری ثبوت
179 ظاہر ہونا
180 گمراہ
181 تردید اور جھوٹ کرنا
182 اس کے سوا
183 کسی خاص خیال یا نظریہ کے لوگوں کا گروہ
184 فکری
185 پوشیدہ شرک
186 ظاہر و صریح شرک جیسے بت پرستی
187 فتنہ فساد
188 آہستہ آہستہ
189 درستی
190 برا
191 غضب کیا گیا
192 وہ جس پر عتاب کیا جائے
193 کسی فعل کا کرنے والا
194 گروہ
195 پتھر دلی
196 کھنچاؤ
197 تعلق نہ ہو
198 دلیل لانا
199 بھاری
200 وہ زخم جو ہمیشہ رستا رہتا ہے اور اچھا نہیں ہوتا
201 ہائے افسوس
202 نقصان پہنچانے والے
203 مطلب کے مطابق
204 ظاہری مطلب سے کسی بات کو پھیر دینا
205 نمونہ کا روکنا
206 سرکشی کو باطل کرنے میں فتویٰ کی تحقیق
207 شیطانوں کو سنگسار کرنا
208 اللہ عزوجل کا کوڑا
209 اللہ تعالیٰ کی تلوار
210 دھوکے
211 خبردار کرنا
212 بیزار
213 جائز
214 راہنما
215 جس کا خون حلال ہو
216 دلیر
217 عداوت
218 مسلمانوں کے درمیان فرق ڈالنا
219 مسلمانوں کو ذلیل کرنا
220 مسلمانوں کو ہلاک کرنا
221 مسلمانوں کو کافر قرار دینا
222 مسلمانوں سے جنگ کرنا
223 ایمانی سوجھ بوجھ
224 زیادتی
225 تمام
226 سورج سے بھی زیادہ واضح
227 آخری دلیل
228 سمجھانا
229 ہمیشہ
230 مصیبتیں
231 صدی کا چوتھائی حصہ یعنی پچیس سال
232 زبان کو روکنا
233 چھیڑ چھاڑ
234 طریقہ
235 جماعت۔گروہ
236 پریشان
237 گھٹائیں
238 بہت چھائی ہوئی اور گہری گھٹا
239 روشن
240 جان بوجھ کر غفلت کرنا
241 برائی سے روکنا
242 حق کا ثبوت دینا
243 باطل کو غلط قرار دینا
244 دین میں سخت ہونا
245 انصاف کی بات
246 نقص نکالنا
247 جھوٹ کا ممکن ہونا
248 فتویٰ دینے کا انداز
249 انتہائی کوشش کرنا
250 فرمائی ہوئی
251 جاری کرنا

marfat.com

252 جھوٹ کے برے عیب
سے اللہ کی پاکی
253 دعویٰ کرنے والے
254 گمراہی
255 ظلم کرنے والی
256 گالی دینے والے
257 بہتان لگانے والے
258 ظاہر۔ کھلم کھلا
259 واضح
260 ظاہر۔واضح
261 بچاؤ کی دلیل
262 لازم ہونا
263 جس پر قیاس کیا جائے
264 وہ چیز جو انتظام کے ساتھ
ہو
265 برکت والا
266 سہنے والا
267
268 پھنسا ہوا
269 بااختیار ہونا
270 پیروی کرنے والے
271 زبردست
272 ضروری قرار دینا
273 جھوٹا الزام
274 خدا کی پناہ
275 گالی دینے والوں
276 انتہائی
277 راستہ
278 توجہ
279 ملاقات
280 ویسی ہی
281 آپس کا عہد نامہ
282 ابھارنے والا
283 جواب طلبی

284 مکرنا' اپنی بات سے پھر جانا
285 عرش والا
286 بھروسہ کرنا
287 بڑھانے والا
288 شور وغل
289 توجہ
290 عقائد کو واضح کرنا
291 موٹی
292 پرہیز کرنا
293 پھیلانا
294 شوق
295 نئے سرے سے
296 پھیلا ہوا
297 تحقیق شدہ
298 کسی کی خوبی کی تعریف
کرنا
299 بہت زیادہ قیمتی
300 اچھے طریقے سے
301 حرکت
302 رعب
303 پسندیدہ
304 جتلا
305 عمل کرنا
306 ذہین
307 تائید کرنے والا
308 جائزہ رکھنے والا
309 جڑ سے اکھیڑنا
310 پکا مسلمان
311 نہ مٹنے والے
312 پاکیزگی
313 زندگی کا اثاثہ
314 الزام لگانا
315 بہتان لگانا
316 موقع پر

317 فریب
318 بیہودہ باتیں
319 مخالفت
320 چٹنگ

marfat.com

چند قابل مطالعہ کتب

اربعین رضوی	علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری
عاشقوں کی عید	علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری
نجات یا ہلاکت؟	علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری
احساس نعمت	علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری
برکات قادریت	خلیفہ اعلحضرت مولانا جمیل الرحمٰن علیہ الرحمۃ
۷۸۶ ۷۸۶/۹۲ اور مدینہ مدینہ	علمائے ہند
شان رسول صلی اللہ علیہ وسلم	محمد اجمل قادری عطاری
نیکی کی دعوت	محمد اجمل قادری عطاری
باطنی گناہ اور ان کا علاج	علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری
والدین سے محبت کا تقاضا	علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری
رہنمائے کامل	علامہ محمد اکمل عطا قادری عطاری

ناشر مکتبہ اعلحضرت علیہ الرحمۃ

Design by: GRAPHIC LAND 6375888